بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

شمارہ 43-44

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

30 ربیع الاوّل-7 ربیع الثانی 1444 ہجری قمری ● 27/اخاء-3/نبوت 1401 ہجری شمسی ● 27/اکتوبر-3/نومبر 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

مَنۡ یَّہۡدِ اللّٰہُ
فَہُوَ الۡمُہۡتَدِیۡ ۚ
وَمَنۡ یُّضۡلِلۡ
فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ○
(الاعراف:179)

ترجمہ: جسے اللہ ہدایت دے
تو وہی ہے جو ہدایت یافتہ ہوتا ہے
اور جسے وہ گمراہ ٹھہرادے
تو یہی ہیں جو نقصان اٹھانے والے ہیں۔

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28/اکتوبر 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے
اور پھر ان کے ساتھ ایک دنیا اس طرف رجوع کرے گی

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

جماعت کے مستقبل کے بارے میں ایک کشف

’’مجھے بڑے ہی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ملوک بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تجھے یہاں تک برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اللہ تعالیٰ ایک زمانہ کے بعد ہماری جماعت میں ایسے لوگوں کو داخل کرے گا اور پھر ان کے ساتھ ایک دنیا اس طرف رجوع کرے گی۔‘‘

صحبت صالحین

قرآن شریف میں آیا ہے قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا (الشّمس:10) اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین، صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہیے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہیے۔ جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے۔‘‘

خوفِ خدا

فرمایا: ’’رات کے وقت جب سب طرف خاموشی ہوتی ہے اور ہم اکیلے ہوتے ہیں، اس وقت بھی خدا کی یاد میں دل ڈرتا رہتا ہے کہ وہ بے نیاز ہے۔‘‘

انکسار

فرمایا: ’’جب انسان کو کامیابی حاصل ہوجاتی ہے اور عجز و مصیبت کی حالت نہیں رہتی تو جو شخص اس وقت انکسار کو اختیار کرے اور خدا کو یاد رکھے وہ کامل ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 416، مطبوعہ قادیان 2018)

تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو جس کو دوسرا سمجھ سکے اور اس سے اسکی غلط فہمی دور ہو سکے
جو شخص جلد تیز ہو کر غصے اور جوش میں آجاتا ہے وہ دوسروں کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا
دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو سچی کہو، دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہو جاؤ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت نمبر 126 اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ○ ترجمہ: (اور اَے رسول) تُو (لوگوں کو) حکمت اور اچھی نصیحت کے ذریعہ سے اپنے ربّ کی راہ کی طرف بلا۔ اور اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو، ان سے (ان کے اختلافات کے متعلق) بحث کر تیرا ربّ ان کو (بھی) جو اس کی راہ سے بھٹک گئے ہوں (سب سے) بہتر جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو (بھی سب سے) بہتر جانتا ہے کی تفسیر میں فرماتا ہے:

حکمت کے معنے حلم کے بھی ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ نرمی کے ساتھ اور عقل سے کام لیتے ہوئے بات کیا کرو۔ کیونکہ جو شخص ایسا نہیں کرتا بلکہ جلد تیز ہو کر غصے اور جوش میں آجاتا ہے وہ دوسروں کو ہرگز سمجھا نہیں سکتا۔

نبوت کے معنوں کی رو سے یہ مطلب ہوگا کہ الٰہی کلام کی مدد سے لوگوں کو دین کی طرف بلاؤ۔ جو دلائل خود قرآن کریم نے دیئے ہیں انہی کو پیش کرو، اپنے پاس سے ڈھکوسلے نہ پیش کیا کرو۔ آہ! اگر اس گر کو مسلمان سمجھتے تو یہودیت اور عیسائیت کو کھا جاتے۔ ہمارا ہتھیار قرآن کریم ہی ہے جسکی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَ جَاہِدۡہُمۡ بِہٖ (فرقان رکوع 5) اس قرآن کی تلوار لے کر دنیا سے جہاد کیلئے نکل کھڑا ہو، پر افسوس کہ آج دنیا کی ہر چیز مسلمان کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر نہیں تو یہی تلوار، جس کو لے کر نکل کھڑے ہونے کا حکم تھا۔

مَا یَمۡنَعُ مِنَ الۡجَہۡلِ کی رو سے آیت کا مطلب بنے گا کہ تم ایسے طریق سے کلام کیا کرو جس کو دوسرا سمجھ سکے اور اس سے اسکی غلط فہمی دور ہو سکے۔ یعنی وہ بات ہونی چاہئے جو جہالت کا قلع قمع کرے اور مخاطب کے فہم کے مطابق ہو۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ’’اَمَرَنَا رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنۡ نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدۡرِ عُقُوۡلِہِمۡ‘‘ (دیلمی) کہ ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگوں سے ان کے فہم اور ادراک کے مطابق کلام کیا کرو۔ بعض لوگ لیکچر دیتے ہیں تو موٹے موٹے لفظ اور اصطلاحیں استعمال کر کے رعب ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان تقریروں سے جاہلوں پر رعب تو ضرور پڑ جاتا ہوگا مگر فائدہ ان کی تقریر سے کوئی نہیں اٹھاتا۔

موافق الحق کلام کو بھی حکمت کہتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسی بات کیا کرو۔ جو سچی اور واقعات کے مطابق ہو۔ بعض غلط باتوں کو بھی بیان کر دیتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ طریق غلط ہے۔ دشمن کے مقابلہ میں جو بات کہو سچی کہو۔ دوسروں کو ہدایت دیتے دیتے خود ہی گمراہ نہ ہو جاؤ جیسے کہ فرمایا۔ لَا یَضُرُّکُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اہۡتَدَیۡتُمۡ (مائدہ رکوع 14) اگر تم ہدایت پر قائم رہتے ہو تو اسکی پرواہ نہ کرو کہ دوسرا گمراہ ہوتا ہے۔ یعنی کوئی ایسی بات جو گناہ ہو اس خیال سے نہ کرو کہ اسکے ذریعہ سے میں دوسرے کو

باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عورت کا جانور ذبح کرنا
نقصان سے بچانے کیلئے وکیل کا مالک کے اموال میں تصرف

(2304) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ کی نسبت بیان کرتے تھے کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلع پہاڑ پر چرا کرتی تھیں۔ ہماری ایک لونڈی نے ہماری بکریوں میں سے ایک بکری کو دیکھا کہ وہ مر رہی ہے۔ اس نے ایک پتھر توڑا اور اس سے اس کو ذبح کیا۔ حضرت کعبؓ نے گھر والوں سے کہا: جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں پوچھ نہ لوں اسے نہ کھانا۔ یا (کہا) جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی کو بھیج کر میں آپؐ سے پچھوا نہ لوں، اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکی نسبت پوچھا یا کسی کو بھیج کر پچھوایا۔ آپؐ نے اسکے کھانے کی اجازت دی۔ عبید اللہ کہتے تھے: مجھے یہ بات بہت پسند آئی کہ اس نے لونڈی ہو کر (بکری کو) ذبح کر دیا۔

(تشریح) حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا تعلق حلت و حرمت سے نہیں، بلکہ وکالت سے ہے۔ لونڈی بکریوں والے کی مملوکہ تھی اور اس لحاظ سے ریوڑ کی حفاظت اس کے سپرد تھی۔ اس نے حسن تصرف سے کام لیا اور بکری کو مرتے دیکھا تو ذبح کر دیا۔ پس یوں کرنا وکیل اور محافظ کیلئے جائز ہے اور وکیل استثنائی حالات میں ایسا تصرف کرنے کا مجاز ہے جو نقصان سے بچانے والا ہو۔

(بخاری، جلد 4، کتاب الوکالۃ، مطبوعہ 2008ء قادیان)

اس شمارہ میں

اداریہ
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 7/اکتوبر 2022ء (مکمل متن)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 14/اکتوبر 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت
رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب
اعلان وصایا | خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جلسہ سالانہ میں شمولیت کو اہمیت دیں کیونکہ :

”یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

گزشتہ شمارہ میں ہم نے جلسہ سالانہ کے عظیم الشان رُوحانی فوائد کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے تھے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو للّٰہی جلسہ قرار دیا ہے اور اس کی خاطر سفر اختیار کرنے والے کو اللہ اور اس کے رسول کی خاطر اور اس کے راستے میں سفر کرنے والا قرار دیا ہے اور جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے آپؑ نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے رکھی ہے۔ پس جلسہ سالانہ کے بے شمار رُوحانی فوائد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں حاضر ہونے کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ ذیل میں ہم سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں جو جلسہ کے رُوحانی فوائد پر بہت احسن پیرایہ میں روشنی ڈالتا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں :

یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ وہ صدیوں کے زنگ جو انسانی قلوب پر چھائے ہوئے تھے دھوئے جائیں اور وہ جو صدیوں سے تاریکیوں اور ظلمتوں میں پڑے تھے ان کو روشنی کے بلند مینار پر پہنچا دیا جائے۔ پس اس مقام پر لوگوں کو خدا تعالیٰ اس لئے جمع کرنا چاہتا ہے کہ تا ان کو پاک کرے۔ (خطبات محمود جلد 6، خطبہ جمعہ 14/مارچ 1919 بمقام مسجد نور)

قادیان دارالامان ہے

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

اس مقام کو خدا تعالیٰ نے امن والا بنایا ہے اور متواتر کشوف والہامات سے ظاہر ہوا ہے کہ جو اس کے اندر داخل ہوتا ہے وہ امن میں ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 347، مطبوعہ قادیان 2003)

وہ آیا جس کی آمد دیکھنے کو ۔۔۔ نگاہِ شوق سوئے آسماں ہے
مسیح وقت آیا قادیاں میں ۔۔۔ جبھی تو قادیاں دارالاماں ہے

صحابہ کا شوقِ زیارتِ قادیان

ذیل میں ایک روایت سیرۃ المہدی سے بیان کی جاتی ہے جس سے صحابہؓ کے شوقِ زیارتِ قادیان کا پتا چلتا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ سیرۃ المہدی میں روایت نمبر 659 میں بیان کرتے ہیں کہ: منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی نے بیان کیا کہ مَیں 1890ء کے قریب موضع جگت پور کولیاں تحصیل گورداسپور میں پٹواری تھا۔ 91ء میں کوشش کر کے مَیں نے اپنی تبدیلی موضع سیکھواں تحصیل گورداسپور میں کروالی۔ اس وقت مَیں احمدی نہیں تھا لیکن حضرت صاحب کا ذکر سُنا ہوا تھا۔ مخالفت تو نہیں تھی لیکن زیادہ تر یہ خیال روک ہوتا تھا کہ علماء سب حضرت صاحب کے مخالف ہیں۔ سیکھواں جا کر میری واقفیت میاں جمال الدین و امام الدین و خیر الدین صاحبان سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت صاحب کی کتاب ازالہ اوہام پڑھنے کے لئے دی۔ مَیں نے دعا کرنے کے بعد کتاب پڑھنی شروع کی۔ اس کے پڑھتے پڑھتے میرے دل میں حضرت صاحب کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی اور سب شکوک رفع ہو گئے۔ اس کے چند روز بعد مَیں میاں خیر الدین کے ساتھ قادیان گیا تو گول کمرے کے قریب پہلی دفعہ حضرت صاحب کی زیارت کی۔ حضرت صاحب کو دیکھ کر مَیں نے میاں خیر دین صاحب کو کہا کہ یہ شکل جھوٹوں والی نہیں ہے چنانچہ مَیں نے بیعت کر لی۔ بیعت کرنے کے بعد کثرت سے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور شاذ و نادر ہی کبھی کوئی دن گذرتا تھا کہ مَیں مع میاں جمال الدین وغیرہ قادیان نہ آتا، ورنہ ہر روز قادیان آنا ہمارا معمول تھا۔ اگر کبھی عشاء کے وقت بھی قادیان آنے کا خیال آتا تو اسی وقت ہم چاروں چل پڑتے اور باوجود سردیوں کے موسم کے نہر میں سے گزر کر قادیان پہنچ جاتے۔ اگر ہم میں سے کوئی کسی روز کسی مجبوری کی وجہ سے قادیان نہ پہنچ سکتا تو باقی پہنچ جاتے اور واپس جا کر غیر حاضر کو سب باتیں سُنا دیتے۔ مَیں حضرت صاحب کے قریباً سب سفروں میں حضرت کے ہمراہ رہا ہوں۔ مثلاً جہلم، سیالکوٹ، لاہور، گورداسپور، پٹھانکوٹ وغیرہ۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ میرے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ معلوم نہیں میاں عبدالعزیز ملازمت کا کام کس وقت کرتے ہیں کیونکہ ہمیشہ قادیان میں ہی نظر آتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی جلد اوّل روایت نمبر 659، صفحہ 617، مطبوعہ قادیان جولائی 2008)

اس مقام کو اللہ نے عزت دی ہے

کچھ روز قبل خاکسار نے اپنے ایک رشتہ دار کو کہا کہ قادیان بار بار آنا چاہئے جو ایک لمبے عرصہ بعد قادیان آئے تھے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا مسیح موعودؑ کی موجودگی والا ثواب اب بھی مل سکتا ہے؟ بے شک اب بھی ویسا ہی ثواب مل سکتا ہے مگر یہ آنے والے کی نیت اور اس کی قلبی کیفیت پر منحصر ہے۔ ماسوا اس کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گزر جانے سے قادیان کا شعائر اللہ ہونا ختم نہیں ہو گیا اور نہ اس کی برکتیں ختم ہو گئیں۔ قادیان اور اس کے مقامات مقدسہ اب بھی شعائر اللہ ہیں اور قیامت تک رہیں گے اور اس کی برکتیں بھی قیامت تک رہیں گی۔ اور جو احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی آواز اور تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جلسہ پر حاضر ہوتا ہے وہ یقیناً بہت بڑے ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ قادیان کی دائمی فضیلت و برکت کا سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل ارشادات سے بخوبی پتا لگ سکتا ہے۔ آپ اس کے تقدس اور اس کی برکتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

زمین قادیاں اب محترم ہے ......☆...... ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ قادیان وہ زمین ہے جس میں خدا کے ارشاد کے ماتحت لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور یہ ان کا اکٹھا ہونا ویسا ہی ہے جیسے ارضِ حرم میں لوگ ہر سال اکٹھے ہوتے ہیں پس یہ اجتماع ارض حرم کے اجتماع کے مشابہ ہے یہ حج نہیں ہوتا مگر حج کے مثل ضرور ہوتا ہے اور ان دنوں قادیان مکہ نہیں بن جاتا مگر مکہ والی برکات یہاں بھی نازل ہونے لگتی ہیں۔ (خطباتِ محمود جلد 13، خطبہ جمعہ 11 دسمبر 1931)

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے موقع پر فرمایا :

اس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اسے عزت دیتا ہوں جس طرح بیت الحرام، بیت المقدس یا مدینہ و مکہ کو برکت دی ہے...... اس لئے یہاں کی اینٹیں بھی انسانی جانوں سے زیادہ قیمتی ہیں اور یہاں کے مقدس مقامات کی حفاظت کیلئے اگر ہزاروں احمدیوں کی جانیں بھی چلی جائیں تو پھر بھی ان کی اتنی حیثیت نہ ہوگی جتنی ایک کروڑ پتی کیلئے ایک پیسہ کی ہوتی ہے۔ (خطبات محمود جلد 15، خطبہ جمعہ 7 دسمبر 1934)

متقی ہونے کے لئے شعائر اللہ کی عزت و توقیر ضروری ہے

شعائر اللہ کی عزت اور اس کے احترام کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ○ (سورۃ الحج آیت:33)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس کے اس فعل کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

اس جگہ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ ○ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ تعظیم شعائر اللہ تقوی القلوب میں داخل ہے۔ یعنی متقی ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے نشانات کی عزت و توقیر کرنا ضروری ہوتا ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر دلالت کرتے ہیں...... انسان کی تمام تر سعادت اسی میں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے شعائر کا ادب کرے اور ان کی عظمت کو ہمیشہ ملحوظ رکھے ورنہ اس کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم اپنے رشتہ داروں کی ملاقات کے لئے، خوبصورت مقامات کی سیر کے لئے اور بعض دیگر اغراض کی تکمیل کے لئے دُور دراز کا سفر اختیار کرتے ہیں اور اس کے لئے بہت سارے اخراجات برداشت کرتے ہیں لیکن اگر ہمارے دل میں مقامات مقدسہ اور شعائر اللہ کی زیارت کا خیال نہ آئے، اور ایک شوق نہ ہو تو ظاہر ہے کہ ہمارے دل میں اس کی عزت نہیں۔ پس اللہ کے نشانات کی عزت و توقیر یہی ہے کہ اس کی زیارت بھی کی جائے اور اس کی زیارت کا شوق اور ولولہ دل میں ہو۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی کو کم از کم سال میں ایک بار جلسہ کے موقع پر ضرور قادیان آنا چاہئے۔

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دسمبر 1934 کے جلسہ سالانہ کے متعلق قادیان والوں کو، جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی ہر طرح سے خدمت کیلئے تیار رہنے کے متعلق نصیحت کرنے کے بعد بیرونی جماعتوں کے دوستوں کو فرمایا کہ :

باہر کے دوستوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دشمن نے یہاں آ کر یہ بتانا چاہا کہ وہ قادیان میں اپنی شوکت دکھانا چاہتا ہے اس لئے انہیں بھی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں یہاں آئیں اور دشمن کو بتا دیں کہ ہم گیدڑ بھبکیوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں اور مرکز کی طرف زیادہ سے زیادہ کشش رکھتے ہیں۔

غرض دوستوں کو چاہئے کہ جلسہ کے موقع پر کثرت کے ساتھ قادیان میں آ کر یہ ثابت کر دیں کہ مومن کو خدا تعالیٰ سے جتنا دُور کرنے کی کوشش کی جائے، اتنا ہی وہ زیادہ اس کی طرف راغب ہوتا ہے۔ عربی میں کہتے ہیں اَلۡاِنۡسَانُ حَرِيۡصٌ عَلٰى مَا مُنِعَ انسان کو جس چیز سے منع کیا جائے اس کی طرف اس کی رغبت بڑھتی ہے۔ پس جب دنیا کے متعلق انسان کا یہ خاصہ ہے تو جب خدا تعالیٰ سے مومن کو روکنے کی کوشش کی جائے تو اس کے اشتیاق میں کس قدر اضافہ ہونا چاہئے۔ پس دشمنوں کو اپنے عمل سے بتا دو کہ جتنا زیادہ ہمیں قادیان آنے سے روکا جائے اتنا ہی زیادہ ہم آئیں گے اور سر کے بل آئیں گے اور کہ ہم اس کی دھمکیوں سے نہیں ڈرتے اور اس مقام پر ہر حالت میں پہنچ جائیں گے جسے خدا نے برکت دی ہے۔

(خطبات محمود جلد 15 خطبہ جمعہ 14 دسمبر 1934)

پس اللہ تعالیٰ ہندوستان کے احمدیوں کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ جلسہ سالا قادیان میں حاضر ہوں اور اپنی اور اپنی اولاد کیلئے دین و دُنیا دونوں جہان میں کامیابی و کامرانی کے سامان کرنے والے ہوں۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

’’اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے، یہ خانۂ خدا ہوتا ہے، جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی......لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو، محض للہ اسے کیا جاوے۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد آپ نے خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بنائی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے فیض پانے والے ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے ویسا ہی گھر بنائے گا

اللہ تعالیٰ کی رضا کا انسان تبھی حامل بنتا ہے جب اسکے حکموں پر چلنے والا ہو، اسکی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو، حقوق العباد ادا کرنے والا ہو، وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو، اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والا ہو

اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے، آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہماری ذمہ داری ہے، رواداری اور بھائی چارے کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے، اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام دنیا کو دینا ہماری ذمہ داری ہے، مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری ہے، اپنی نسلوں کی اصلاح کی فکر کرنا ہماری ذمہ داری ہے

آج ہم ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کے معیار قائم کرنے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہم ہیں جنہوں نے اخلاص و وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرنی ہے، ہم ہیں جنہوں نے ہر طرف محبتوں کو پھیلانا ہے اور نفرتوں کو دور کرنا ہے، ہم ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل ہونا چاہیے کہ ہر کام کا بنانے والا خدا تعالیٰ ہے اور اسلام ہی اب دنیا کا کامل اور غالب آنے والا مذہب ہے

ہم میں سے ہر ایک کو جائزہ لینا چاہیے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن کو پورا کرنے کیلئے ہم اپنا کردار ادا کر رہے ہیں؟ کیا برائیوں کے خاتمے کیلئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں؟ کیا نیکیوں کے اپنانے کیلئے بھرپور کوشش ہو رہی ہے؟ کیا عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں؟

ہمیں ان ایمان لانے والوں میں سے ہونا چاہیے جو مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرتے ہیں

مسجد بیت الاکرام ڈیلس (Dallas) امریکہ کے افتتاح کے موقع پر احبابِ جماعت کو بطور احمدی مسلمان اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی تلقین

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7/ اکتوبر 2022ء بمطابق 7/ اخاء 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاکرام، Dallas، ٹیکساس (یو.ایس.اے)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۳۰﴾ فَرِيْقًا هَدٰى وَفَرِيْقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلٰلَةُ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۲﴾ (الاعراف:30 تا 32)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ تُو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اُس کیلئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لَوٹو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

آج آپ کو اپنی مسجد کے افتتاح کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرما رہا ہے۔ گو اسکی تعمیر تو کچھ عرصہ پہلے مکمل ہوگئی تھی لیکن اسکا اب رسمی افتتاح ہو رہا ہے۔ یہاں مسجد کے طور پر شروع میں ایک ہال بنایا گیا تھا لیکن اب باقاعدہ مسجد آپ نے بنائی ہے۔ بہرحال اب ایک خوبصورت اچھی مسجد بن گئی ہے اور گنجائش کے لحاظ سے بھی کافی وسیع ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو اس مسجد کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد آپ نے خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے بنائی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے فیض پانے والے ہوں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مسجد بنائی اللہ تعالیٰ جنت میں اس کیلئے ویسا ہی گھر بنائے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل بناء المسجد......حدیث 1189)

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے بنائی ہوئی مسجد کا کام مسجد کی تعمیر کے بعد ختم نہیں ہو جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا انسان تبھی حامل بنتا ہے جب اس کے حکموں پر چلنے والا ہو، اسکی عبادت کا حق ادا کرنے والا ہو، حقوق العباد ادا کرنے والا ہو، وفا اور اخلاص سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا ہو، اپنی بیعت کا حق ادا کرنے والا ہو۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کو مانا ہے۔ ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اور آپؑ کی بیعت میں آنا ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے۔ ہمارا کام آپ علیہ السلام کی بیعت میں آ کر ختم نہیں ہو گیا بلکہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ تبھی ہم ان انعامات کے وارث ٹھہریں گے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا ہوگا۔

اس مسجد کو آباد رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہماری ذمہ داری ہے۔ رواداری اور بھائی چارے کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پیغام دنیا کو دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ مسلسل دعاؤں سے اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ اپنی نسلوں کی اصلاح کی فکر کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ تبھی ہم مسجد کا حق بھی ادا کرسکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو وہاں مسجد بنا دو۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 7، صفحہ 119، ایڈیشن 1984ء) اب اس مسجد کے بننے سے ظاہری طور پر تو اسلام کا تعارف اس علاقے میں ہو جائے گا۔ بعض ہمسائے آئے بھی اور انہوں نے اچھے خیالات کا اظہار بھی کیا باوجود آج کل زیادہ لوگوں کے آنے اور رَش اور پھر شور کے۔ ایک بالکل ساتھ والے ہمسائے چند دن ہوئے ملنے آئے تھے تو انہوں نے یہی کہا کہ ہم خوش ہیں کہ ہمیں آپ لوگوں کی ہمسائیگی مل گئی لیکن ہمیں بہرحال اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنا چاہیے اور غیر ضروری شور اور ہنگامہ یہاں نہیں کرنا چاہیے اور قانون کے دائرے میں رہ کر سب کام کرنے چاہئیں۔ تو بہرحال مسجد سے تعارف ہمسایوں کو بھی ہو گا اور یہاں سڑک پر سے گزرنے والوں کو بھی ہو گا اور یہ جو تعارف کا راستہ کھلا ہے اس سے آپ کے تبلیغ کے راستے بھی کھلیں گے۔ پس ہر احمدی کو اسلام کی تعلیم کا نمونہ بھی بننا پڑے گا اور بننا چاہیے۔ دنیا کو ایک واضح فرق نظر آنا چاہیے کہ اس دنیا دار معاشرے میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کے کام کرتے ہوئے پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے بھی ہیں اور اپنے پیدا کرنے والے قادر و توانا خدا سے تعلق رکھنے والے بھی ہیں اور مخلوق کی ہمدردی کرنے والے بھی ہیں اور مخلوق کے کام آنے والے بھی ہیں۔ جب یہ چیز دنیا دار دیکھتے ہیں تو ان میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور پھر یہی اسلام کی تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اب ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کی عملی تصویر بننے کی ضرورت ہے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں بھی مساجد کے ساتھ منسلک ہونے والوں کی بعض ذمہ داریوں کی طرف اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصاف قائم کرو اور انصاف کرنے کے بارے میں دوسری جگہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں انصاف سے دور نہ کرے۔ اب یہ معیار جو انصاف کا قائم کرنے والا ہے وہ کسی دوسرے کے متعلق غلط سوچ رکھ ہی نہیں سکتا۔ کسی کو نقصان پہنچانے کا تو سوال ہی نہیں۔ ایسا شخص تو موقع تلاش کرے گا کہ میں کس طرح دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہوں اور ایسے حقوق قائم کرنے والا جب انسان ہو تو یقیناً ماحول پر ایک نیک اثر ڈالتا ہے اور یہی نیک اثر پھر تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو، مسجد میں آنے والوں کو مسجد کے حوالے سے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ حقوق العباد کی ادائیگی کے سامان کرو اور اس کے لیے سب سے اہم چیز انصاف قائم کرنا ہے۔ اب جہاں اللہ تعالیٰ غیروں اور دشمنوں سے بھی انصاف قائم کرنے کا حکم دے رہا ہے تو اپنوں سے کس قدر پیار و محبت سے ہمیں رہنا چاہیے اور جب یہ حالت ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی ایسے لوگوں پر پڑتی ہے۔ جب یہ لوگ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے داخل ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی عبادت کو قبول فرماتا ہے لیکن اگر ایک شخص اپنے گھر میں اپنی بیوی سے نیک سلوک نہیں کر رہا، ہر وقت اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا ہوا ہے، بچے اس سے علیحدہ خوف زدہ ہیں اور پھر وہ اپنے عمل سے بچوں کو دین سے دُوری کا باعث بھی بن رہا ہے تو پھر ایسے شخص کے نہ ہی جماعتی کام اور نہ ہی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے حضور قابل قبول ہوتے ہیں۔ اس دوعملی کی وجہ سے دھوکا ہے جو انسان کسی اَور کو نہیں دے رہا ہوتا بلکہ اپنے آپ کو دے رہا ہوتا ہے۔

پس حقیقی مومن وہی ہے جو اندر اور باہر انصاف قائم کرنے والا ہے، جس کا قول و فعل اندر اور باہر ایک جیسا ہے اور یہی لوگ وہ ہیں جو حقیقت میں مسجد کی آبادی کا حق ادا کرنے والے ہیں کیونکہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کی خشیت سے پُر ہیں۔

پس یہ معیار حاصل کرنا ہمارا کام ہے ورنہ صرف مسجد بنا دینا اور یہاں آ کر اپنے سر سے بوجھ اتارنے کیلئے جلدی جلدی نمازیں پڑھ لینا یہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اور جب انسان یہ معیار حاصل کر لیتا ہے تو پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک معصوم بچے کی طرح ہے، اس کا انجام بخیر ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حق کے ساتھ بندوں کے حق بھی ادا کر رہا ہے۔ پس کسی کو اس بات پر ہی ناز نہیں ہونا چاہیے کہ میں بہت نماز پڑھنے والا ہوں۔ پانچ وقت مسجد میں آ جاتا ہوں اور جماعت کے کام بھی کر رہا ہوں تو یہ کافی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرتا۔

(جامع الترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الشکر...... حدیث 1954)

پس کسی خوش فہمی میں ہمیں نہیں رہنا چاہیے۔ حقیقی عابد اور مسجدوں کو آباد کرنے والا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اپنے اندر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوبارہ زور دے کر فرمایا کہ اگر تم نے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل نہ کیا، دین کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کرتے ہوئے اپنی حالتوں کو صحیح راستوں پر چلانے کیلئے بھرپور کوشش نہ کی، توبہ اور استغفار کی طرف مستقل توجہ نہ کی تو شیطان تم پر غالب آ جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے توبہ اور استغفار کی طرف مستقل توجہ رکھو۔ آج کل کے اس دنیا داری کے ماحول میں تو خاص طور پر اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے تبھی کامیابی ملے گی، تبھی ایک معصوم بچے کی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گے۔

مسلمانوں کی حالت بگڑنے کی وجہ سے ہی اسلام کا زوال شروع ہوا جب انہوں نے انصاف اور عبادتوں کو دکھاوا بنا لیا یا اس کا حق ادا نہیں کیا اور پھر سب کچھ ضائع ہو گیا۔

خوبصورت مسجدیں تو بے شک بناتے رہے اور بنا رہے ہیں اور احمدیوں کی مسجدوں کو آج کل پاکستان میں تو گرانے کا بھی زور ہے اس لیے کہ احمدیوں کی مساجد کی ہماری مسجدوں جیسی شکل نہ ہو، ان کے منارے نہ ہوں، ان کی محرابیں نہ ہوں لیکن عباد الرحمٰن ان میں نہیں پیدا ہوئے۔ اسی بات کو یہ فخر سمجھتے ہیں کہ ہم احمدیوں پر ظلم کر رہے ہیں یا ان کے زعم میں ان کو صحیح راستے پر چلانے کی طرف مائل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہرحال پہلے زمانے میں بھی یہ زوال ہوا، اسی لیے ہوا کہ مسجدوں کی آبادی ظاہری تھی۔ خال خال بعض جگہوں پر حقیقی مسلمان بھی نظر آتے تھے لیکن عمومی طور پر زوال تھا۔ بہرحال یہ سب کچھ ہونا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں آگاہ فرما دیا تھا لیکن اس ظلمت کے زمانے کے بعد جو روشنی کا زمانہ مسیح موعودؑ کی آمد سے آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلامِ صادق کی ہم نے بیعت کی توفیق پائی ہے اس عہد کے ساتھ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور قرآنِ کریم کے حکموں پر چلیں گے تو ہمیں پھر جیسا کہ میں نے کہا بہت توجہ اپنی حالتوں پر دینی ہو گی۔ ان غیروں جیسی مسجدوں کی حالت سے اپنی مسجدوں کو بچانا ہو گا جس کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔ (الجامع لشعب الایمان، جزء 3 صفحہ 318، باب فی نشر العلم، حدیث 1763، مکتبۃ الرشد ناشرون ریاض 2003ء)

اور یہی کچھ ہم آج کل اکثر مسلمانوں کی مساجد میں دیکھ رہے ہیں۔ تو یہ حالت جو ہم آج کل دیکھ رہے ہیں یہ ہمیں ہوشیار کرنے والی ہے۔ ان میں تو فتنوں کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں۔ صرف زور ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جماعت کی مسجدوں کے مینار گراؤ۔ یہ تو مسجد نہیں کہتے، عبادت گاہیں، ان کی محرابیں گرا دو۔ اور کوئی دین کی خدمت نہیں ہے ان کی۔ کوئی انصاف نہیں۔ بہرحال یہ باتیں ہمیں سبق دیتی ہیں کہ کس طرح ہم نے خالص ہو کر مسجدوں کے اور بندوں کے حق ادا کرنے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان آیات میں سے پہلی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ''اسلام کی ظاہری اور جسمانی صورت میں بھی ضعف آ گیا ہے۔ وہ قوت اور شوکت اسلامی سلطنت کو نہیں اور یہی دینی طور پر وہ بات جو مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ میں سکھائی گئی تھی اس کا نمونہ نظر نہیں آتا ہے۔

اندرونی طور پر اسلام کی حالت بہت ضعیف ہو گئی ہے اور بیرونی حملہ آور چاہتے ہیں کہ اسلام کو نابود کر دیں۔ ان کے نزدیک مسلمان کتوں اور خنزیروں سے بدتر ہیں۔ ان کی غرض اور ارادے یہی ہیں کہ وہ اسلام کو تباہ کر دیں اور مسلمانوں کو ہلاک کریں......

اب خدا کی کتاب کے بغیر اور اس کی تائید اور روشن نشانوں کے سوا ان کا مقابلہ ممکن نہیں۔ اور اسی غرض کیلئے خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔'' (ملفوظات، جلد 3 صفحہ 450، ایڈیشن 1984ء)

پس ایسے حالات میں اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے ہی ہیں جنہوں نے اپنی حالتوں کو اپنا حق بیعت نبھاتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق درست نہ کیا اور اپنی حالتوں پر ہمیشہ نظر نہ رکھی تو پھر ہم ان لوگوں میں شمار نہیں ہو سکیں گے جنہوں نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے اس دَور میں اپنی بیعت کا حق ادا کرنا تھا۔ ہم ہی ہیں جنہوں نے اسلام کی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے۔

جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچا ہے یہ بہت خوفناک نقشہ ہے اور عملاً یہی نظر آتا ہے۔ دنیا کو ہم نے بتانا ہے کہ تم جو اسلام کو اور مسلمانوں کو حقیر سمجھتے ہو اور تمہارے نزدیک یہ جانوروں سے بھی بدتر ہیں لیکن یاد رکھو یہی لوگ ہیں جن کی تعلیم پر عمل سے دنیا کی بقا ہے۔ پس مکمل خود اعتمادی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اس کے آگے جھکتے ہوئے، مانگتے ہوئے، ہمیں دنیا کی راہنمائی کا کام کرنا ہو گا۔

بعض نوجوان سوال کرتے ہیں، ایک نوجوان نے سوال کیا کہ کس طرح ہم ان لوگوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں؟ اسے بھی میں نے یہی کہا تھا کہ اعتماد پیدا کرو اور اس یقین پر قائم رہو کہ آج دنیا کی بقا ہمارے ہاتھوں میں ہے کیونکہ ہم اس مسیح موعودؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ماننے والے ہیں جو دنیا کو زندگی دینے کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے پھیلانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اب اسکے ساتھ جڑنے سے ہی دنیا و آخرت سنور سکتے ہیں۔ دنیا والوں کو بتائیں کہ تم اس دنیا کی چمک دمک اور ترقیات پر خوش نہ ہو جاؤ۔ مرنے کے بعد کی زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے اور وہاں اگر انسان خالی ہاتھ جائے پھر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سامنا کرنا ہو گا اور پھر وہ کیا سلوک کرتا ہے وہ بہتر جانتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہمیں ہمیشہ اس بات کو بھی سامنے رکھنا چاہیے کہ جب ہم دنیا کو اس تفصیل سے ہوشیار کریں گے تو ہمارا اپنا ہر قول و فعل اس تعلیم کے مطابق ہو، ہماری عبادتوں کے معیار بلند ہوں اور ہمارے حقوق العباد کے معیار بلند ہوں۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر اسی بارے میں مسلمانوں اور اسلام کا نقشہ کھینچتے ہوئے مزید فرمایا کہ ''اس وقت اسلام جس چیز کا نام ہے اس میں فرق آ گیا ہے۔ تمام اخلاق ذمیمہ بھر گئے ہیں۔'' یعنی اعلیٰ اخلاق کی تو کوئی حالت نہیں رہی۔ ''اور وہ اخلاص جس کا ذکر مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ میں ہوا ہے آسمان پر اٹھ گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ صدق، وفاداری، اخلاص، محبت اور خدا پر توکل کالعدم ہو گئے ہیں۔ اب

خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ پھر نئے سرے سے ان قوتوں کو زندہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 352-353، ایڈیشن 1984ء)

پس ہمیں شکر کرنا چاہیے کہ اسلام کی اس گری ہوئی حالت کو سنبھالا دینے کیلئے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرستادے کے ساتھ ہم منسلک ہیں۔ غیر مسلموں اور اسلام مخالف لوگوں نے جو اسلام پر حملے کیے اور اس عظیم مذہب کو ذلیل اور حقیر سمجھا تو اس میں مسلمانوں کا اپنا ہاتھ بھی تھا۔ اگر مسلمان نہ بگڑتے تو دشمن کبھی اس طرح اسلام پر حملے کرنے کی جرأت نہ کرتا لیکن

آج ہم ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کے معیار قائم کرنے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا، ہم ہیں جنہوں نے اخلاص و وفا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرنی ہے، ہم ہیں جنہوں نے ہر طرف محبتوں کو پھیلانا ہے اور نفرتوں کو دور کرنا ہے، ہم ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل ہونا چاہیے کہ ہر کام کا بنانے والا خدا تعالیٰ ہے اور اسلام ہی اب دنیا کا کامل اور غالب آنے والا مذہب ہے اور اس کیلئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لانا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سلطان نصیر بننا ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی تقدیر ہے۔ جو کام اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کیے ہیں اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے کیے ہیں وہ تو ان شاء اللہ پورے ہونے ہیں۔ ہم لوگ اس میں معاون بنیں تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں گے۔ اگر ہم آگے نہ بڑھے تو اللہ تعالیٰ کوئی اَور لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کیلئے بھیج دے گا لیکن کام تو یہ ہونا ہی ہے۔ پس ہمیں اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنی چاہیے اور جہاں کمیاں کمزوریاں ہیں انہیں دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کیا کمزوریاں ہیں جن کو دُور کرنا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری، عجب اور تکبر کی ایک قسم ہے کہ خود بینی اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھنا۔ تکبر، نخوت، رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وغیرہ صفات حسنہ جو تھے وہ آسمان پر اٹھ گئے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 6، صفحہ 353 حاشیہ) توکل، تدبیر وغیرہ سب کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو۔

پس آپؑ نے فرمایا یہ سب برائیاں تو اب بڑھ گئی ہیں اور نیکیاں ختم ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے جو اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ بندوں کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس نے اب یہ ارادہ کر لیا ہے کہ نیکیاں ترقی کریں اور برائیاں ختم ہوں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو جائزہ لینا چاہیے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن کو پورا کرنے کیلئے ہم اپنا کردار ادا کر رہے ہیں؟ کیا برائیوں کے خاتمے کیلئے بھرپور کوشش کر رہے ہیں؟ کیا نیکیوں کے اپنانے کیلئے بھرپور کوشش ہو رہی ہے؟ کیا عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں؟

نیکیاں کرنے کی توفیق بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ملتی ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کیلئے بھرپور کوشش نہیں کر رہے جو عبادت سے حاصل ہوتی ہے ایسی عبادت جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہو نہ کہ صرف اپنی خواہشات کی تسکین اور تکمیل کیلئے تو پھر ہماری کوششیں بے کار ہیں یا ان باتوں کے حصول کی خواہش بے کار ہے۔ پس بہت گہرائی سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اعمال مسلسل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بجالانے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’اعمال کیلئے اخلاص شرط ہے۔ جیسا کہ فرمایا مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ۔ یہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’......خوب یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کیلئے ہو جاوے خدا تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 354-355، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ وہ گر ہے جسے اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہم خود تو اللہ تعالیٰ کے حق ادا نہیں کرتے اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں نہیں سنتا، بعض لوگوں کو یہ بھی شکوہ رہتا ہے۔ جائزہ لیں، دیکھیں کس حد تک ہم نے خدا تعالیٰ کے حق ادا کر دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اتنا مہربان ہے۔ ہماری بے شمار غلطیوں کے باوجود بھی ہمیں نوازتا چلا جا رہا ہے۔ پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی ہے کہ کس طرح ہم نے خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسکی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ مسجد ہم نے بنائی ہے تو اسکا حق ادا کریں۔ اس میں خالص ہو کر اسکی عبادت کیلئے آئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’میں نے پرستش کیلئے ہی جن و انس کو پیدا کیا ہے۔ ہاں یہ پرستش اور حضرت عزت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبت ذاتیہ کے ممکن نہیں اور محبت سے مراد یکطرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے بشریت کی کمزوریوں کو جلا دیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔‘‘

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 217-218)

پس دائمی توجہ کے ساتھ، مستقل توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہوگی اور اسی وقت یہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو۔ ایسی ذاتی محبت ہو جو کسی اَور سے نہ ہو تب اللہ تعالیٰ کی محبت اور انسان کی اللہ سے محبت، بندے کی اللہ سے محبت وہ نتائج پیدا کرتی ہے جو ایک انقلاب لے آتی ہے۔

پس جو لوگ تھوڑی سی دعا کے بعد تھک جاتے ہیں یا جو دعا کا فلسفہ معلوم کرنا چاہتے ہیں، جو خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں ان کو اس حوالے پر غور کرنا چاہیے۔

صرف ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کے دروازے پر مانگنے نہ جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی محبت پیدا کریں پھر اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کیلئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں کی مکمل اطاعت کی جائے۔ اللہ کے رسول سے محبت کرنا بھی ضروری ہے اور محبت کے جذبے سے اطاعت کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہوتا ہے اور جب یہ دو محبتیں ملتی ہیں تو پھر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وہ بارش برستی ہے جو انسان کی سوچ سے بھی بالا ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کیلئے پیدا ہوا جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لیے نہیں رہتی۔ وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے۔‘‘ یعنی مکمل طور پر اس پر کاربند ہو جائے کہ عبادت کو اپنا مقصود و مطلوب بنالے۔ فرمایا: ’’موت کا اعتبار نہیں ہے......تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اسکی عبادت کرو اور تم اس کیلئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔‘‘

فرمایا ’’میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کیلئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔‘‘ فرمایا ’’میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ پر جا بیٹھو۔ اسلام اس کو جائز نہیں رکھتا‘‘ دنیا کے کاروبار بھی کرو، بیوی بچوں کے حق بھی ادا کرو یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ فرمایا ’’اور رہبانیت اسلام کا منشا نہیں۔ اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے اس لئے میں تو یہ کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جدوجہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اسکا تردّد نہ کرے تو اس سے مؤاخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے مراد یہ لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جائے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اسکے ارادہ سے باہر نکل کر اپنی اغراض و جذبات کو مقدم نہ کرو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 181 تا 184، ایڈیشن 1984ء)

پس بڑے غور اور توجہ کا مقام ہے۔ اب یہ بڑے درد سے فرما رہے ہیں کہ میں بار بار اس طرف توجہ دلا رہا ہوں، اس بات کو مت بھولو کہ تمہارا مقصدِ زندگی کیا ہے۔ اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا دعویٰ کر کے اپنے مقصد زندگی کو بھول جاتے ہیں تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے، ہمارے الفاظ کھوکھلے ہیں۔ پس ہر احمدی کو بڑا غور کرنا چاہیے، سوچیں، جائزہ لیں اور دیکھیں کہ سارے دن میں کتنے منٹ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو دیتے ہیں؟ کیا چند منٹ کی نماز پڑھ کر اور وہ بھی کچھ سمجھ کر اور کچھ بغیر سمجھے ہم اپنی زندگی کے مقصدِ پیدائش کو پا سکتے ہیں!

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیاوی کاموں سے نہیں روکتا بلکہ ایک حقیقی مومن سے اپنے کام میں، اپنے کاروبار میں،

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ (فاطر:29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالبِ دعا: مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

اپنی تجارتوں میں، اپنے زمیندارہ میں اعلیٰ معیار پر پہنچنے کی توقع رکھتا ہے مگر ساتھ ہی فرماتا ہے کہ ان دنیاوی کاموں کے ساتھ اپنے مقصدِ پیدائش کو نہیں بھولنا، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ مسجد بنائی ہے تو اس کی ظاہری خوبصورتی پر نازاں نہ ہو جاؤ بلکہ اس کی اصل خوبصورتی جو حقیقی عبادت کرنے والوں سے پیدا ہوتی ہے اس کا خیال رکھو۔ تقویٰ پر قدم مارو اور تقویٰ کے معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو اور جب یہ ہو گا تو تم حقیقی عبادت کرنے والے کہلا سکو گے اور پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقیقی عبادت گزاروں کا کام ہے کہ ظاہری اور باطنی صفائی کے بھی سامان کریں۔ اس لیے نماز پڑھنے والوں کو عمومی حکم ہے کہ اپنے کپڑوں کو بھی صاف رکھو اور ہر نماز سے پہلے وضو کرو کیونکہ ظاہری صفائی کا انسان کے اندرونے پر بھی اثر ہوتا ہے۔ پھر وضو سے انسان ویسے بھی تازہ دم ہوتا ہے اور نماز کی طرف صحیح توجہ رہتی ہے۔

پھر نماز کے حکم کے ساتھ ایک حکم یہ بھی ہے کہ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو۔ اسکا ایک تو عمومی مطلب متوازن خوراک سے لیا جاتا ہے کہ ایک مومن کھانے پینے میں اسراف نہیں کرتا اور اس اسراف نہ کرنے سے اس کی صحت بھی ٹھیک رہتی ہے اور عبادت بھی صحیح رنگ میں ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ بھی مطلب ہے کہ حقیقی مومن کی زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا اور سور ہنا نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جانوروں کی خصوصیت بیان فرمائی ہے اور ابھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھا ہے۔ اس میں بھی آپؑ نے وضاحت فرمائی ہے کہ یہ تو جانوروں کا کام ہے۔ اور اس کو مزید کھولیں تو اس سے یہ بھی مراد ہے کہ صرف دنیاوی چیزوں اور چاہتوں کے پیچھے نہ پڑو یا نہ پڑے رہو بلکہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچانو۔ ایک حقیقی عابد بے شک دنیاوی کام بھی کرتا ہے لیکن اس میں اتنا زیادہ ڈوب نہیں جاتا کہ یہ ہوش ہی نہ رہے کہ اب نماز کا وقت ہو گیا ہے اور میں نے نماز بھی پڑھنی ہے بلکہ نماز کے اوقات میں فوری خیال آنا چاہیے کہ اب میرے دنیاوی کاموں کا وقت ختم اور میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور نماز اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنی ہے۔ یہ نہیں کہ جلدی جلدی پڑھ لی بلکہ سنوار کر پڑھنی ہے۔ اپنی ظاہری صفائی اور زینت کے ساتھ اپنے دل کو بھی تقویٰ کی زینت سے بھرنا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بے شک تمہیں کھانے پینے کی اجازت ہے، ہر پاک اور طیب چیز تمہارے لیے بنائی گئی ہے اور جائز ہے، تمہیں کاروباروں اور دنیاوی کاموں کی اجازت ہے لیکن اگر یہ باتیں تمہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے روکیں، مسجد میں جانے اور عبادت کی یاد بھلا دیں تو یہ اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ کو اسراف پسند نہیں ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیا کہ پانچ نمازیں فرض کر دیں۔ آج کل کے زمانے میں تو یہ بڑا مشکل کام ہے۔ انسان کاموں سے کس طرح فرصت لے کہ پانچ نمازیں پڑھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ مشکل نہیں ہے بلکہ تمہارا صرف دنیا کی باتوں کی فکر کرنا اور خدا تعالیٰ کو بھول جانا اسراف ہے اور پھر یہ اسراف آہستہ آہستہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے دُور لے جائے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا اظہار انسان سے ہو جائے تو پھر انسان تو کہیں کا نہیں رہتا۔ کہنے کو بے شک کہتا پھرے کہ مَیں مسلمان ہوں، مَیں احمدی ہوں، مَیں نے زمانے کے امام کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق بیعت کی ہے لیکن اس کا عمل اسے اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا حامل بنا رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے بڑی متوازن تعلیم دی ہے کہ دنیا بھی کماؤ لیکن دین کو بھی ہمیشہ سامنے رکھو، اس میں اسراف نہ کرو۔ اور حقیقی مومن وہی ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے اور جب ایک انسان حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کیلئے رزق کے بھی نئے سے نئے راستے کھولتا ہے اور اسکے کام میں برکت بھی عطا فرماتا ہے۔ پس جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلے اور اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالے، اپنی عبادتوں کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرے اسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کی ضروریات بھی مل جاتی ہیں۔ ہاں دنیاوی لالچ کی خواہشات بڑھتی جاتی ہیں اور اگر یہ بڑھ جائیں تو یہ ایسی آگ ہے جو کبھی بجھتی نہیں ہے۔ اگر دین پر انسان قائم ہو تو یہ دنیاوی خواہشات کی ہر وقت بھڑک پھر نہیں رہتی کیونکہ یہ آگ تو ایسی ہے جو کبھی نہیں بجھتی اور انسان اس میں بھسم ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی کچھ نہیں ملتا جو حقیقی زندگی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس ہمیں ان ایمان لانے والوں میں سے ہونا چاہیے جو مسجدوں کو آباد کرنے والے ہیں اور مسجدوں کو آباد کرنے والوں کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایک نماز سے دوسری نماز تک انتظار کرتے ہیں۔

(سنن الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، حدیث 2391، ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، حدیث 2617)

کہ کب وقت ہو اور ہم نماز کیلئے جائیں۔ پس یہ مقصد ہے مسجد کی تعمیر کا کہ اسے آباد کرنا ہے اور کس طرح آباد کرنا ہے۔ پس اب یہ مسجد بنانے کے بعد یہاں کے رہنے والوں کا کام ہے کہ اسے آباد بھی کریں اور یہی طریق ہے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا، اپنی بھی اصلاح کرنے کا اور اپنی نسلوں کو بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کا، ورنہ موجودہ زمانے کی چمک دمک ہماری نسلوں کو دین سے دُور لے جائے گی۔ بچپن سے ہی انہیں مسجد کے ساتھ جوڑنے اور دین کی اہمیت بتانے کی ضرورت ہے اور یہ ماں باپ دونوں کا کام ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھیں کہ مسجد کے بننے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور اب افتتاح سے جماعت کا مزید تعارف ہو گا۔ مسجد کا اور اسلام کا تعارف ہو گا تو تبلیغ کے راستے کھلیں گے، مزید رابطے بھی ہوں گے۔ پس ان سے فائدہ اٹھا کر اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانا بھی ہر احمدی کا کام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری مسجد قائم ہو گئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی ...... لیکن“ فرمایا ”شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض للہ اسے کیا جاوے۔“

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 119، ایڈیشن 1984ء)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے مسجد سے جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر یہاں کے احمدیوں کی کوششیں اخلاص سے ہوں گی، عبادتوں کے معیار ہوں گے تو ان شاء اللہ جماعت کی ترقی کی یہاں بھی سمجھیں کہ اب بنیاد پڑ گئی ہے۔ پس اپنی عبادتوں اور اخلاص کے معیار بڑھاتے چلے جائیں۔ اپنی نسلوں میں بھی اس اخلاص اور دعا کی اہمیت اور عبادت کی اہمیت کو منتقل کرتے چلے جائیں تو اس مادی دنیا کے دلدادوں میں بھی ہم انقلاب پیدا ہوتا دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔“ (ملفوظات، جلد 8 صفحہ 170، ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ اخلاص کے ساتھ نمازیں پڑھنے والے ہوں اور اس مسجد کو آباد کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں اور عبادتوں کو بھی قبول فرمائے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ تفسیر کبیر از صفحہ اوّل

ہدایت دوں گا۔ جب تمہاری ہدایت اور دوسرے کی ہدایت ٹکرا جائے تو اس وقت تم اپنی ہدایت کی فکر کرو اور دوسرے کی ہدایت کو خدا پر چھوڑ دو کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ مومن کافر ہو جائے اور کافر مومن ۔ وہ دوسروں کو ہدایت دینا چاہتا ہے۔

حکمت، محل و موقع کے مناسب کلام کو بھی کہتے ہیں۔ ان معنوں کی رو سے مطلب آیت کا یہ ہو گا کہ تبلیغ میں برمحل بات کرنی چاہئے۔ اگر بعض دلائل سے دشمن کے برانگیختہ ہونے کا اندیشہ ہو اور خطرہ ہو کہ وہ اس طرح سے تمہاری بات نہ سنے گا تو یہ مناسب نہیں کہ بلاوجہ اس کو چِڑاؤ۔ تم اس کے سامنے دوسرے دلائل بیان کرو جن کو وہ ٹھنڈے دل سے سن سکے۔ گویا بات کرتے وقت پہلے مزاج شناسی کر لو۔ اگر تم اس کو خواہ مخواہ بھڑکاؤ گے، تو کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

اللہ اللہ کیا مختصر الفاظ میں تبلیغ کے سب گر بیان کر دیئے ہیں ۔ جو شخص بھی ان پر عمل کرے گا کبھی اپنے مقصد میں ناکام نہیں رہے گا۔

الموعظۃ الحسنہ ۔موعظہ حسنہ کے معنے پہلے گزر چکے ہیں۔ (یعنی وہ کلام جو دلوں کو نرم کر دیتا ہو، اور ان پر گہرا اثر ڈالتا ہو) اس نصیحت سے مسلمانوں کو ادھر توجہ دلائی کہ خشک دلیلوں ہی سے کام نہ چلایا کرو۔ بلکہ جذبات کو ابھارنے والی بات بھی کیا کرو اور حکمت کے ساتھ موعظہ حسنہ کو بھی شامل رکھا کرو۔ حسنہ کا لفظ رکھکر بتا دیا کہ جھوٹی غیرتیں نہ دلاؤ جیسا کہ آجکل کے جاہل علماء لوگوں کو بلاوجہ راستبازوں کے خلاف بھڑکاتے ہیں۔

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کہکر یہ بتایا ہے کہ ان سے جھگڑا کرتے وقت یہ بھی مدنظر رکھا کرو کہ مختلف دلائل میں سے جو سب سے اعلیٰ اور مضبوط دلیل ہو، اس کو بطور بنیاد اور مرکز کے قائم کیا کرو اور باقی دلائل کو اس کے تابع کیونکہ تائیدی دلیل کے ٹوٹ جانے سے اصل دلیل کو کوئی ضعف نہیں پہنچتا۔ برخلاف اسکے کہ اگر مرکزی نقطہ کمزور ہو تو مضبوط تائیدی دلائل بھی کوئی زیادہ فائدہ نہیں دیتے۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ میں بتلایا ہے کہ تم اچھی طرح سے تبلیغ کرتے رہو لیکن اگر لوگ نہ مانیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال کر مایوس نہ ہو جانا کہ ہمیں تبلیغ کرنی ہی نہیں آتی کیونکہ بہت ممکن ہے کہ تمہاری تبلیغ میں کوئی نقص نہ ہو مگر مخاطب کے دل پر اس کے گناہوں کا ایسا زنگ ہو کہ خدا تعالیٰ اس کیلئے ہدایت کی کھڑکی نہ کھولے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 273، مطبوعہ قادیان 2010ء)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے، فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا : اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

خطبہ جمعہ

’’میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے

غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ

اس نے ہمیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے

اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور اسکی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں

وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے

تو پھر اسکے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اسکے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو

خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کے عہد کو نبھانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے ورنہ بیعت ادھوری ہے

’’سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کیلئے پیدا کیا ہے، ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے‘‘

’’میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے، پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے

غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں‘‘

اس دنیا نے ہمیں نہیں بچانا، نہ ہمارا اور ہماری نسلوں کا مستقبل محفوظ کرنا ہے بلکہ

ہم اگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کلمہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں اور نیک اعمال کی وجہ سے دنیا کو بچا لے گا

جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا واقعی اللہ تعالیٰ ہمیں سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے؟ اسکی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ واقعی ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کر رہے ہیں؟

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باوجود سمجھانے کے دریدہ دہنی سے باز نہیں آتا اس سے بھی ہم دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتے اور نہ کسی احمدی کی غیرت یہ برداشت کرتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی روحانی و اخلاقی حالتوں میں بہتری پیدا کرنے کی تلقین

دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے دعائیں کرنے کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14؍اکتوبر 2022ء بمطابق 14؍اخاء 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ، یو.ایس.اے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ○

اللہ تعالیٰ کا آپ پر یہ بڑا احسان ہے، جماعتِ احمدیہ پر بڑا احسان ہے، یہاں اس ملک میں آنے والے لوگوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو اس ترقی یافتہ ملک میں آنے کی توفیق عطا فرمائی اور خاص طور پر گذشتہ چند سالوں میں پاکستان سے بہت سے احمدی یہاں آئے ہیں اور اب بھی آ رہے ہیں۔ جو پاکستان سے اس لیے ہجرت کر کے آئے کہ وہاں احمدیوں کے حالات سخت سے سخت تر ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اس وجہ سے وہاں رہنا مشکل ہو گیا تھا اور اس لحاظ سے احمدیوں کو ان حکومتوں کا شکر گزار ہونا چاہیے جنہوں نے بہت سے مظلوم احمدیوں کو یہاں رہنے کی جگہ دی لیکن سب سے بڑا احسان جو اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں پر کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

پس اس کیلئے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں وہ کم ہے اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے والے بنیں اور یہ تبھی ممکن ہے جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے کیونکہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی وہ راہنما ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی حقیقی تعلیم پر ہمیں چلایا ہے۔

پس اس بات کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ اب حقیقی اسلام کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے کیونکہ آپ علیہ السلام ہی وہ شخص ہیں جن کو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے علوم و معارف عطا فرمائے ہیں اور اسلام کا حقیقی علم عطا فرمایا ہے۔ آپ ہی وہ شخص ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی عاشق ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور سنت کے مطابق اپنی جماعت کی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں حقیقی مسلمان بننے کیلئے اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہی دیکھنا ہوگا اور آپ علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہوگا۔ اپنے ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا۔ آپ علیہ السلام کی بعثت پر ایمان و یقین کامل کرنا ہوگا۔ آپ کو حَکَم و عدل ماننا ہوگا۔ اس یقین پر قائم ہونا ہوگا کہ اب آپؑ کے بتائے ہوئے طریق پر چل کر ہی انسان اسلام کی حقیقی تعلیم پر چل سکتا ہے۔

چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پر کامل یقین اور ایمان پر قائم ہونے کی نصیحت کرتے ہوئے اپنی بیعت کرنے والوں کو فرماتے ہیں: ’’جو شخص ایمان لاتا ہے اسے اپنے ایمان سے یقین اور عرفان تک ترقی کرنی چاہئے۔‘‘ صرف ایمان نہیں لے آئے بلکہ اس پر یقین بھی پیدا ہونا چاہیے اور اس کا عرفان بھی حاصل ہونا چاہیے کہ کیوں ہم بیعت کر رہے ہیں۔ ’’نہ یہ کہ وہ پھر ظن میں گرفتار ہو۔‘‘ پھر یہ نہیں ہے کہ دل میں بدظنیاں پیدا ہو جائیں کہ یہ کیوں ہوا اور یہ کیوں ہوا۔ سوال نہ اٹھنے شروع ہو جائیں۔ فرمایا کہ ’’یاد رکھو ظن مفید نہیں ہو سکتا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا (یونس: 37)‘‘ یقیناً ظن حق سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ ’’یقین ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو بامراد کر سکتی ہے۔ یقین کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ اگر انسان ہر بات پر بدظنی کرنے لگے تو شاید ایک دم بھی دنیا میں نہ گزار سکے۔‘‘ فرمایا کہ ’’وہ پانی نہ پی سکے کہ شاید اس میں زہر ملا دیا ہو۔ بازار کی چیزیں نہ کھا سکے کہ ان میں ہلاک کرنے والی کوئی شئے ہو۔ پھر کس طرح وہ رہ سکتا ہے۔‘‘ زندگی گزارنی مشکل ہو جائے گی۔ ’’یہ ایک موٹی مثال ہے۔ اسی طرح پر انسان روحانی امور میں

اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔’’فرمایا کہ ’’اب تم خود سوچ لو اور اپنے دلوں میں فیصلہ کر لو کہ کیا تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکَم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر اگر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کا فکر کرو۔

وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے، کوئی نیک نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے تسلیم کر لیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو۔ اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔’’یعنی آنے والا مسیح موعود تمہارے میں سے تمہارا امام ہوگا۔’’وہ حَکَم عدل ہوگا۔ اگر اس پر تسلی نہیں ہوئی تو پھر کب ہوگی۔ یہ طریق ہرگز اچھا اور مبارک نہیں ہو سکتا کہ ایمان بھی ہو اور دل کے بعض گوشوں میں بدظنیاں بھی ہوں۔’’ظاہری طور پر یہ اظہار ہو کہ ہم ایمان بھی لے آئے لیکن پھر بعض معاملات میں بدظنیاں بھی پیدا ہو رہی ہوں۔ فرمایا’’......جن لوگوں نے میرا انکار کیا ہے اور جو مجھ پر اعتراض کرتے ہیں انہوں نے مجھے شناخت نہیں کیا اور جس نے مجھے تسلیم کیا ہے اور پھر اعتراض رکھتا ہے وہ اَور بھی بدقسمت ہے کہ دیکھ کر اندھا ہوا۔’’(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 73-74، ایڈیشن 1984ء) پس یہ ایمان کا معیار ہے جو ہم سب کا ہونا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی اپنے بعد خلافت کے جاری رہنے کی اطلاع دی تھی۔ (ماخوذ از رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 306) اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مسیح و مہدی کے آنے کے ساتھ خلافت کے تا قیامت جاری رہنے کی خبر دی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 6، صفحہ 285، مسند النعمان بن بشیر، حدیث 18596، عالم الکتب بیروت 1998ء) اور خلافتِ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طریق کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اس حَکَم اور عدل کے فیصلوں کو ہی جاری رکھنے والا نظام ہے۔ اپنے عہد میں ہر احمدی خلافت سے بھی وابستگی اور اطاعت کا عہد کرتا ہے۔ پس اس لحاظ سے خلافت کے ساتھ وابستگی اور اطاعت کے عہد کو نبھانا بھی ہر احمدی کا فرض ہے ورنہ بیعت ادھوری ہے۔ پس اس لحاظ سے بھی اپنے ایمان اور یقین کو بڑھانے کی ہر احمدی کو ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

پھر جماعت کو قرآن کریم کو غور سے پڑھنے اور اسے سمجھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’میں بار بار اس امر کی طرف ان لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کشفِ حقائق کیلئے قائم کیا ہے کیونکہ بدوں اسکے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہو سکتا۔’’فرمایا’’اور میں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعہ اسلام کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کیلئے مامور کیا ہے۔ اس لیے قرآن شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر پڑھو۔’’

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 155، ایڈیشن 1984ء)

پس ہر ایک کو اپنے جائزے لینے چاہئیں۔ اس دنیا کی مصروفیات میں ڈوب کر کہیں ہم اپنے بیعت کے مقصد کو بھول تو نہیں گئے!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم کے علوم و معارف اور احکامات کو سمجھانے اور ان پر عمل کروانے کیلئے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہیں اس اہمیت کو سمجھیں اور قرآن کریم کے علوم و معارف پر غور کریں۔ اسکے معانی اور تفسیر کو سمجھنے کی کوشش کریں اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی خزانے کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپؑ کے دیے ہوئے لٹریچر کو بھی ہم سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ آپؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم کوئی قصہ کہانیاں نہیں ہیں بلکہ ضابطۂ حیات ہے۔

ایک لائحہ عمل ہے جس پر عمل کرنا ہر احمدی مسلمان کا فرض ہے۔

اگر ہم یہاں آکر، ان ملکوں میں آکر اپنے اس مقصد کو بھول گئے اور دنیا کی مصروفیات میں ہی غرق ہو گئے، اپنے گھروں کے ماحول کو قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کی تو ہماری اولادیں اور نسلیں دین سے دُور ہوتی جائیں گی اور یہ شکرگزاری کے بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی نفی کرنے والی بات ہوگی۔ پس ہر احمدی کیلئے چاہے وہ پرانے احمدی ہیں، نئے احمدی ہیں، یہاں پیدا ہوئے ہوئے احمدی ہیں یا ہجرت کر کے آنے والے احمدی ہیں بہت غور اور سوچنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی عبادت کا حق ادا کرنا اور اس کی کتاب کو پڑھنا، سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ تبھی ہم حقِ بیعت ادا کر سکتے ہیں۔

جو ہجرت کر کے آئے ہیں وہ دنیا کی مخالفت سے تو یہاں آکر بچ گئے ہیں لیکن اگر دین پر چلنے والے اور قرآن کریم کو سمجھنے والے نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اسی طرح جو نئے ہونے والے احمدی ہیں یا یہاں رہنے والے پرانے احمدی ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ صرف بیعت کرنے سے مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مقصد تبھی پورا ہوگا جب ہم اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا حامل بنائیں گے اور وہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھیں اور سمجھیں گے نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کیلئے پیدا کر دی ہے۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آپہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔

پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔’’خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہو تو اس کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لیے اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ چاہو۔ فرمایا’’یہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔ اپنے خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھو جیسا کہ اس شہادت کے ذریعہ تم اقرار کرتے ہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ یعنی میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی محبوب، مطلوب اور مطاع اللہ کے سوا نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا پیارا جملہ ہے کہ اگر یہ یہودیوں، عیسائیوں یا دوسرے مشرک بت پرستوں کو سکھایا جاتا اور وہ اس کو سمجھ لیتے تو ہرگز ہرگز تباہ اور ہلاک نہ ہوتے۔ اسی ایک کلمہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر تباہی اور مصیبت آئی اور ان کی روح مجذوم ہو کر ہلاک ہو گئی۔’’

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 184-185، ایڈیشن 1984ء)

پس دیکھیں! کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تسلی دلائی اور ضمانت دی ہے کہ تم جس چشمے کے قریب پہنچے ہو، بیعت کر کے جس بات کا اقرار کیا ہے اگر اس سے پانی پیو گے، فیض اٹھاؤ گے، صرف باتوں تک ہی نہ رہو گے بلکہ عمل بھی کرو گے تو پھر تمہیں یہ ضمانت دی جاتی ہے کہ کبھی تمہاری روحانی ہلاکت نہیں ہوگی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی قرآن کریم کے پیغام کو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جاری کرنے کیلئے تشریف لائے تھے۔ فرمایا کہ پس اس بات کو سمجھ لو کہ صرف بیعت کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور جو عمل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے خالی نہیں رہتا، کبھی ہلاک نہیں ہوتا اور یہ عملی حالت اس وقت پیدا ہوگی جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا کلمہ تمہارے ظاہر و باطن کی آواز بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ تمہیں کوئی محبوب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کسی چیز کی طلب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت ہو۔ اب ہر ایک اس بات سے اپنے جائزے لے سکتا ہے کہ جب ہم کلمہ پڑھتے ہیں تو کیا واقعی اللہ تعالیٰ ہمیں سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہے؟ اس کی رضا حاصل کرنا ہمارا مقصود ہے؟ واقعی ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں کی کامل اطاعت کر رہے ہیں؟

اگر نمازوں کے وقت ہمیں نمازیں پڑھنے کی طرف فوری توجہ نہیں ہوتی، اگر ہم اپنا دنیوی کام چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی آواز پر فوری لبیک کہتے ہوئے نماز کیلئے حاضر نہیں ہوتے تو منہ سے تو کلمہ پڑھ رہے ہیں لیکن ایک مخفی شرک ہمارے دل میں ہے۔ ہمارے دنیاوی کاروبار خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہیں۔ ایک مومن تو اس یقین پر قائم ہوتا ہے اور ہونا چاہیے کہ میرے کاروبار میں برکت، میرے کام میں برکت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پڑتی ہے اور پڑنی ہے اور پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میرے دنیوی کام اللہ تعالیٰ کی آواز کے مقابلے پر آکر کھڑے ہو جائیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم نے کلمہ کی روح کو سمجھا ہی نہیں۔ ہم منہ سے تو اقرار کر رہے ہیں لیکن ہمارے عمل ہمارے اقرار کا ساتھ نہیں دے رہے۔ ہم پانی کے چشمہ کے نزدیک تو آ گئے ہیں لیکن پانی پینے کی طرف ہاتھ نہیں بڑھا رہے۔ پس آپؑ نے فرمایا اگر یہ صورتحال ہے تو پھر تو حقِ بیعت ادا نہیں ہوا۔

یہ کلمہ شہادت اس بات کی ہی تلقین نہیں کرتا، اس بات کی ہی طرف توجہ نہیں پھیرتا کہ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق العباد کے ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور جب انسان یہ دو حقوق ادا کرتا ہے تو تب ہی حقیقی مومن بنتا ہے اور تبھی ایک حقیقی احمدی مسلمان بیعت کا حق ادا کرتا ہے۔

پھر آپؑ اپنی بیعت میں آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تا کہ تم نئی زندگی میں ایک اَور پیدائش حاصل کرو۔’’یعنی بیعت کرنے کے بعد تمہیں ایک نئی روحانی زندگی ملنی چاہیے۔ اگر وہ روحانی زندگی نہیں ملتی اور وہی مادی زندگی کی خواہشات اور ترجیحات ہیں تو پھر ایسی بیعت کچھ فائدہ نہیں دے گی۔ فرمایا’’بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔

میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے غفور و رحیم خدا اسکے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔’’

بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ایک گاؤں میں اگر ایک نیک آدمی ہو تو اللہ تعالیٰ اس نیک کی رعایت اور خاطر سے اس گاؤں کو تباہی سے محفوظ کر لیتا ہے لیکن جب تباہی آتی ہے تو پھر سب پر پڑتی ہے مگر پھر بھی وہ اپنے بندوں کو کسی نہ کسی نہج سے بچا لیتا ہے۔ سنت اللہ یہی ہے کہ اگر ایک بھی نیک ہو تو اس کیلئے دوسرے بھی بچائے جاتے ہیں۔‘‘ (ملفوظات، جلد3، صفحہ 262، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ بنیادی اصول ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان کے نیک عملوں کو قبول کرتا ہے۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری عبادتیں خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہوں۔ ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آج کل جو دنیا کے حالات ہیں ان سے ظاہر ہو رہا ہے کہ بہت خوفناک تباہی کے بادل ہمارے اوپر منڈلا رہے ہیں۔ امریکہ کے صدر نے کل یہ بیان دیا تھا کہ اگر روس کے صدر نے ایٹمی ہتھیار کا استعمال کیا تو پھر اس کے جواب میں دوسری طرف سے بھی ردّعمل ہوگا اور پھر جو تباہی ہوگی وہ دنیا کے خاتمے پر منتج ہوگی۔ پس ان ملکوں میں رہنے والے یہ نہ سمجھیں، جو یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہم یہاں محفوظ ہیں۔ کوئی بھی کسی جگہ محفوظ نہیں ہے۔ ان بڑی طاقتوں کے لیڈروں کے جب دماغ الٹتے ہیں تو پھر یہ کچھ نہیں دیکھتے۔ پس ان حالات میں احمدیوں کا ہی کام ہے کہ دعا سے کام لیں۔ اپنی عبادتوں کو اللہ تعالیٰ کیلئے خالص کریں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیک لوگوں کی خاطر، اپنے خالص بندوں کی خاطر اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی بچا لیتا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے کلام سے قرآن کریم سے ہمیں پتہ چلتا ہے۔ پس اس زعم میں کسی کو نہیں رہنا چاہیے کہ یہاں آ کر ہم محفوظ ہو گئے ہیں، ہمارے بچوں کے مستقبل محفوظ ہو گئے ہیں۔ نہیں بلکہ بہت خطرناک دَور سے ہم گزر رہے ہیں۔ اگر ایسے حالات میں کوئی بچا سکتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس خود بھی اس کے آگے جھکیں، اپنی نسلوں کو بھی اس کے آگے جھکنے والا بنائیں تا کہ اپنے آپ کو بھی محفوظ کر سکیں اور اپنی نسلوں کو بھی محفوظ کر سکیں۔

اس دنیا نے ہمیں نہیں بچانا نہ ہمارا اور ہماری نسلوں کا مستقبل محفوظ کرنا ہے بلکہ ہم اگر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے کلمہ کا حق ادا کرنے والے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری عاجزانہ دعاؤں اور نیک اعمال کی وجہ سے دنیا کو بچا لے گا۔

پس آج کل کے حالات میں اس حوالے سے بھی بہت دعائیں کریں۔ اس سے پہلے کہ دنیا کے حالات انتہا سے زیادہ بگڑ جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا نیکی کو قبول نہیں کرتا جو صرف فطرت کے جوش سے ہو۔ کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں۔‘‘ کشتی ڈوبنے لگے تو سب رونے لگ جاتے ہیں اس سے پہلے ہا ہو ہو رہی ہوتی ہے۔ ’’مگر وہ رونا اور چِلّانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سُودمند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔‘‘

فرمایا: ’’یقیناً سمجھو کہ خدا کو پانے کا یہی گُر ہے۔ جو قبل از وقت چوکنّا اور بیدار ہوتا ہے ایسا بیدار کہ گویا اس پر بجلی گرنے والی ہے۔ اس پر ہرگز نہیں گرتی۔‘‘ اگر وہ بیدار ہوگا اور یہ سوچے گا کہ بجلی گرنے والی ہے تو پھر بجلی نہیں گرتی جتنے مرضی کڑکے ہو رہے ہوں۔ ’’لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلّاتا ہے اس پر گرے گی اور ہلاک کرے گی۔ وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ خدا سے۔‘‘ (ملفوظات، جلد3، صفحہ 265، ایڈیشن 1984ء)

پس بڑے واضح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تنبیہ کر دی کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے تو اب کرو۔ ابھی تو خطرے کے بادل ذرا سے اٹھے ہیں یا کم از کم ایسے ہیں کہ اگر چاہیں تو کنٹرول کیے جا سکتے ہیں لیکن کسی وقت بھی یہ پھیل سکتے ہیں۔ پس آج احمدیوں کا ایمان اور اللہ تعالیٰ سے تعلق اور دعائیں دنیا کو تباہی سے بچا سکتی ہیں۔

دنیا کی ہمدردی دل میں پیدا کر کے دعا کریں۔ اپنے اپنے دائرے میں دنیا کو سمجھائیں کہ اگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ نہیں دی تو یہ خوبصورت دنیا ویرانیوں میں بدل سکتی ہے۔ پس ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ اپنے فرض ادا کرنے کی کوشش کرے۔

دعاؤں کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’دیکھو! تم لوگ کچھ محنت کر کے کھیت تیار کرتے ہو تو فائدہ کی امید ہوتی ہے۔ اس طرح پر امن کے دن محنت کیلئے ہیں۔ اگر اب خدا کو یاد کرو گے تو اس کا مزہ پاؤ گے۔ اگرچہ دنیا کے کاموں کے مقابلہ میں نمازوں میں حاضر ہونا مشکل کام معلوم ہوتا ہے۔ آپؑ نے بڑا واضح فرما دیا دیکھو! دنیا کے کاموں کے مقابلے میں نمازوں میں حاضر ہونا بعض دفعہ بڑا مشکل لگتا ہے۔ اور تہجد کیلئے اَور بھی مشکل ہے۔ فرمایا مگر اب اگر اپنے آپ کو اسکا عادی کر لو گے تو پھر کوئی تکلیف نہ رہے گی۔ اگر دعائیں کرو گے تو وہ کریم و رحیم خدا احسان کرے گا۔‘‘ فرمایا ’’دیکھو! اب کام تم کرتے ہو (یعنی دنیوی کام بھی کرتے ہو) اپنی جانوں اور کنبہ پر رحم تم کرتے ہو۔ (ان کی ضروریات کی فکر کرتے ہو) بچوں پر تمہیں رحم آتا ہے۔ جس طرح اب ان پر رحم کرتے ہو یہ بھی ایک طریق ہے (یعنی دنیاوی لحاظ سے جو تم رحم کرتے ہو ایک طریق اَور بھی ہے۔ وہ کیا طریق ہے) کہ نمازوں میں ان کیلئے دعائیں کرو۔ رکوع میں بھی دعا کرو۔ پھر سجدے میں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس بلا کو پھیر دے اور عذاب سے محفوظ رکھے۔

جو دعا کرتا ہے وہ محروم نہیں رہتا۔

یہ کبھی ممکن نہیں ہے کہ دعائیں کرنے والا غافل پلید کی طرح مارا جاوے۔ اگر ایسا نہ ہو تو خدا کبھی پہچانا ہی نہ جاوے۔ وہ اپنے صادق بندوں اور غیروں میں امتیاز کر لیتا ہے۔ ایک پکڑا جاتا ہے دوسرا بچایا جاتا ہے۔ غرض ایسا ہی کرو کہ پورے طور پر تم میں سچا اخلاص پیدا ہو جاوے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد3، صفحہ 266، ایڈیشن 1984ء)

گو یہ باتیں اس زمانے میں آپؑ نے کہی تھیں جب طاعون کی وبا پھیلی ہوئی تھی لیکن آج کل بھی عالمی تباہی کے جو آثار نظر آ رہے ہیں جیسا کہ میں نے کہا اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر جھکیں اور یہی اپنے آپ کو محفوظ کرنے کا، دنیا کو محفوظ رکھنے کا ایک راستہ ہے۔

پھر جماعت کو اعلیٰ اخلاق کی نصیحت بھی آپؑ نے خاص طور پر فرمائی کیونکہ اعلیٰ اخلاق دکھانا بھی اللہ تعالیٰ کے حکموں میں سے ایک حکم ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جب تک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی۔‘‘ اپنا جائزہ نہ لیتے رہو، اپنی باتیں جو تم سارا دن کرتے ہو جس طرح زندگی گزاری، دن گزار رہے ہو اس کا جائزہ نہ لو کہ کیا اچھائی کی کیا برائی کی، کیا نیک باتیں کیں، کیا غلط باتیں کیں۔ جب تک جائزہ نہ ہو اس وقت تک اصلاح نہیں ہو سکتی۔ فرمایا ’’زبان کی بداخلاقیاں دشمنی ڈال دیتی ہیں اس لئے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہئے۔‘‘

فرمایا ’’دیکھو! کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جس کو اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 346، ایڈیشن 1984ء) یعنی عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ جو طاقتیں اور صلاحیتیں انسان کے اندر ہیں، اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی ہیں ان کی ایسی تربیت ہو، ان کو ایسے طریق پر استعمال کیا جائے کہ انسان کے ہر عمل سے اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہو رہا ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر اگر بداخلاقی کا مظاہرہ کرو گے تو اپنی جان کو خود مشکل میں ڈالو گے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جہاں اسلام ذاتی معاملات میں صبر، ضبط، تحمل اور اعلیٰ اخلاق کے اظہار اور لڑائی جھگڑے سے بچنے کی تلقین کرتا ہے وہاں قانون کی حدود میں رہ کر دینی غیرت دکھانے کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دینی غیرت کے اظہار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے اعلانیہ باہر ہو گیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا ہے اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اس کا معاملہ اَور ہے جیسے صحابہؓ کو مشکلات پیش آئے اور اسلام کی توہین انہوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی۔ تو پھر باوجود تعلقات شدیدہ کے‘‘ (یعنی گہرے تعلقات ہونے کے باوجود، قریبی تعلقات ہونے کے باوجود) ’’ان کو اسلام مقدم کرنا پڑا۔‘‘

فرمایا ’’......ایک شخص ہے جو اسلام کا سخت دشمن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اسکے قصور سے درگذر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد3، صفحہ 346)

ہاں اگر کوئی مخالفت نہیں کر رہا تو پھر اس سے تعلقات رکھو۔ اچھے تعلقات رکھو لیکن جو کھل کر مخالفت کر رہا ہے یا اسلام کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہا ہے، باوجود سمجھانے کے باز نہیں آ رہا تو پھر وہاں دینی غیرت دکھانی چاہیے اور اسی طرح پر ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معاملے میں بھی غیرت دکھانی چاہیے۔

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف باوجود سمجھانے کے دریدہ دہنی سے باز نہیں آتا اسی طرح اس سے بھی ہم دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتے اور نہ کسی احمدی کی غیرت یہ برداشت کرتی ہے۔

بہت سے آپ میں سے ہیں جو یہاں پاکستان سے آئے ہیں۔ انہیں ذاتی تجربہ ہے کہ کس قسم کی غلیظ زبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف وہاں نام نہاد ملاں استعمال کرتے ہیں۔ اگر ہمیں کہا جائے کہ ان سے محبت کا اظہار کیا جائے یا ان کے شر ان پر الٹنے کی دعا نہ کی جائے تو ہماری غیرت یہ گوارا نہیں کرتی۔ وہی اصول جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا یہاں بھی چلے گا۔ ہاں ہم ایسے لوگوں کے خلاف قانون بھی ہاتھ میں نہیں لیتے کیونکہ یہ بھی اسلامی تعلیم کا حصہ ہے کہ کسی بھی صورت میں قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اَور خوبی جو احمدیوں میں بیعت کے بعد ہونی چاہیے بیان فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا کہ آپس میں محبت اور اخوت پیدا کرو۔

اس کی تعلیم دیتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جو پوری طاقت دیا گیا ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔ یعنی جو بھی صلاحیتیں اور طاقتیں دی

گئی ہیں اس کو استعمال میں لاکر کمزوروں سے محبت کرو نہ کہ نفرت کا اظہار یا بیزاری کا اظہار۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسی کی لغزش دیکھتا ہے تو اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا یہ طریق درست نہیں۔ آپؑ نے فرمایا جماعت تب بنتی ہے جب ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی جائے اور حقیقی بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے سلوک کرو۔ آپؑ نے بڑے درد سے فرمایا کہ یہ طریق درست نہیں کہ جماعت میں اندرونی پھوٹ ہو۔ صحابہؓ نے بھی محبت و اخوت آپس میں پیدا کی اور ایک جماعت بن گئے۔ آپؑ اپنی جماعت کے افراد سے بھی یہی چاہتے ہیں کہ وہ آپس میں صحابہؓ کی طرح اخوت کا رشتہ قائم کریں۔ چنانچہ فرمایا: اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے (یعنی جس طرح صحابہؓ کا سلسلہ تھا) اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا۔ خدا تعالیٰ پر مجھے بڑی امیدیں ہیں۔ فرمایا دیکھو! ایک دوسرے کا شکوہ کرنا، دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کرکے دوسرے کے دل کو صدمہ پہنچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 3، صفحہ 348-349، ایڈیشن 1984ء)

پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں کہ ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھا جائے اور جب یہ ہوگا تو تب ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی امیدوں پر پورا اتر سکتے ہیں، تب ہی ہم ان انعاموں کے وارث ہو سکتے ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے آپ کی جماعت کے متعلق فرمایا ہے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں تو ہندوستان کی مختلف قومیں اور قبیلے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اب تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیے ہوئے وعدے کے مطابق دنیا کی مختلف قوموں اور قبیلوں اور رنگ و نسل کے لوگوں کو جماعت میں شامل فرما دیا ہے اور فرما رہا ہے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا مختلف قوموں اور رنگ و نسل کے لوگوں پر احسان ہے کہ اس نے انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہونے کی، آپؐ کے غلامِ صادق کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ایک قوم بنا دیا ہے۔ آپ علیہ السلام نے اس طرف توجہ دلائی کہ تم آپس میں بھائی ہو۔ فرمایا ”گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔“

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 349، ایڈیشن 1984ء)

پس قطع نظر اس کے کہ ہم کس نسل کے ہیں سفید فام ہیں یا افریقن، امریکن ہیں یا پاکستانی ہیں یا ہندوستانی ہیں یا ہسپانوی نسل کے ہیں جماعت احمدیہ میں شامل ہوکر ہم ایک روحانی باپ کی اولاد بن گئے ہیں اور کسی کو دوسرے پر نسل اور قوم اور رنگ کی وجہ سے برتری حاصل نہیں ہے کیونکہ ہمارا روحانی باپ ایک ہی ہے اور یہی اعلان اپنے آخری خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ پس جب ہم اس بات کو سمجھ کر اور ایک ہوکر کام کریں گے، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ ترقیات سے ان شاء اللہ تعالیٰ ہمیں نوازتا رہے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 9، ایڈیشن 1984ء) پس کیا نمونہ صرف سطحی باتوں سے اور بغیر کسی گہرے عمل کے انسان بن سکتا ہے۔ نمونہ بننے کیلئے تو بڑا جہاد کرنا پڑتا ہے، بڑی محنت کرنی پڑتی ہے اور ہمیں بھی کرنی پڑے گی۔ اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے ہوئے بھی اور اپنی اخلاقی حالتوں کو درست کرتے ہوئے بھی اور آپس میں محبت اور بھائی چارے کے تعلقات کے معیار قائم کرتے ہوئے بھی ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہم نمونے بن رہے ہیں کہ نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں اپنے معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف مزید توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو۔“ یعنی اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں پیدا کرو“ اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔“ فرمایا ”جماعت میں اگر ایک آدمی گندا ہوتا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 9، ایڈیشن 1984ء)

آپؑ نے فرمایا اعلیٰ قدریں اور اعلیٰ اخلاق اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب دل میں تقویٰ ہو۔ چنانچہ اس بارے میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”ہماری جماعت کیلئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں، کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 10، ایڈیشن 1984ء)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے
علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدو جہد سے حاصل کرو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

پھر آپؑ نے فرمایا: ”ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنے جان پر لگائے۔“ دنیا کے بڑے غم انسان کو ہوتے ہیں لیکن فرمایا نہیں، یہ غم سب سے بڑھ کر تمہارے دل میں ہونا چاہیے۔ کیا غم؟ ”کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 35، ایڈیشن 1984ء)

پس اگر ہم نے اپنا حق بیعت ادا کرنا ہے، اگر ہم نے اللہ تعالیٰ کے احسانوں پر اس کا شکرگزار ہونا ہے تو ہمیں اپنی حالتوں کا ہر وقت جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت ہمارے اندر پیدا ہو جائے اور ہم حقیقت میں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم آخرین کی اس جماعت میں شامل ہو جائیں جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی آتے ہوئے مجھے امیر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آج سے اٹھائیس سال پہلے آج کے دن ہی 14/ اکتوبر کو اس مسجد کا بھی افتتاح ہوا تھا اور یہ کھولی گئی تھی۔ اس مسجد کو اب اٹھائیس سال ہو گئے ہیں۔

یہاں رہنے والے اس علاقے میں رہنے والے پرانے احمدی بھی، نئے آنے والے بھی جائزہ لیں کہ ان اٹھائیس سالوں میں انہوں نے اپنی روحانیت میں کس حد تک ترقی کی ہے۔ کس حد تک اس مسجد کے حق کو ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی کئی دہائیاں اور کئی صدیاں اس مسجد میں آنے والوں کو مہیا فرماتا رہے اور یہ ہر قسم کی دنیاوی آفات سے بھی بچی رہے لیکن اصل حق تبھی ادا ہوگا جب ہم مسجدوں کے حق ادا کرتے ہوئے انہیں آباد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی بھی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

127 واں جلسہ سالانہ قادیان
23، 24 اور 25/دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24 اور 25/دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کرکے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اسکے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

ولادت و درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے مکرم رفیق احمد قمر صاحب آف قادیان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8/ستمبر 2022ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام رحیق احمد قمر رکھا گیا ہے۔ عزیز مکرم عبدالرشید ارشد چوہدری صاحب مرحوم آف ربوہ کا نواسہ ہے۔ قارئین بدر سے بچہ کی صحت و سلامتی، نیک صالح اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصیر الدین قمر، قادیان)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کرسکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجالاسکتا ہے
جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

رکعات نماز میں ایزادی

یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ نماز جو اسلامی عبادات میں سب سے افضل عبادت سمجھی گئی ہے مکہ میں ہی فرض ہو چکی تھی، لیکن اب تک سوائے نماز مغرب کے جس میں تین رکعات تھیں باقی تمام فرض نمازوں میں صرف دو دو رکعات تھیں، لیکن ہجرت کے کچھ عرصہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے حکم پا کر سفر کیلئے تو وہی دو دو رکعات نماز رہنے دی لیکن حضر کیلئے سوائے نماز فجر اور مغرب کے جو اپنی پہلی صورت میں قائم رہیں باقی نمازوں میں چار چار رکعات فرض کردیں اور اس طرح سفر وحضر کا امتیاز قائم ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم میں یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ اسکے تمام احکام میں میانہ روی کو اختیار کیا گیا ہے اور ان عملی مشکلات کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے جو انسان کو اس کی زندگی میں پیش آتی رہتی ہیں۔ چنانچہ نماز کے مسائل میں ہی بہت سے احکام ایسے پائے جاتے ہیں جو حالات کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں مثلاً سفر وحضر کی نماز کے امتیاز کے علاوہ جس کا ذکر ابھی کیا گیا ہے نماز کی ظاہری شکل وصورت کا ملحوظ رکھنا عام حالات میں ضروری ہے، لیکن جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے نماز کو اس کی مقررہ صورت میں ادا نہ کرسکتا ہو اس کیلئے اجازت ہے کہ ظاہری صورت کو ترک کر کے بیٹھے بیٹھے یا اگر یہ بھی مشکل ہو تو لیٹے لیٹے ہی نماز ادا کرلے۔ اسی طرح نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا واجبات میں سے ہے لیکن جب کوئی شخص سفر میں ہو اور سواری پر بیٹھے ہوئے اسے جہت کا پتہ نہ لگ سکے یا وہ جہت کو قائم نہ رکھ سکے تو اسلام اسے اختیار دیتا ہے کہ جدھر اسکی سواری کا رخ ہو ادھر منہ کر کے نماز ادا کرلے۔ اسی طرح نماز کیلئے مقررہ طریق پر وضو کرنا ضروری ہے، لیکن ایسا شخص جسے پانی نہ ملے یا جسے وضو کرنے سے بیماری کا اندیشہ ہو وہ وضو ترک کرسکتا ہے۔ وغیر ذالك

اسی طرح دوسرے امور میں بھی جہاں کہیں کوئی معقول عملی دقت پیدا ہو جاتی ہے اسلام اپنے احکام کی صورت کو مناسب طور پر بدل کر اس کی جگہ کوئی دوسری صورت پیش کردیتا ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اول تو اسلام کا پیغام ایک عالمگیر وسعت رکھتا ہے جس میں حالات کے اختلاف کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے اور دوسرے یہ کہ شریعت اسلامی میں اصل مقصود عبادات کی روح ہے اور عبادات کا جسم صرف اس روح کے بقا اور حفاظت کیلئے مقرر کیا گیا ہے اور اسی لئے جہاں کہیں بھی حالات کے بدل جانے سے جسم کا اختیار کرنا مشکل ہو جاتا ہے وہاں جسم کو ترک کر کے روح کو اختیار کرلیا جاتا ہے۔

اس جگہ یہ ذکر بھی بے موقع نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی جملہ عبادات میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیا ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ نماز ایسی عبادت ہے جس میں بندہ اپنے خدا سے ہمکلام ہوتا اور گویا اس کی مجلس میں پہنچ جاتا ہے اور آپؐ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ نماز پنجگانہ تو خیر فرض ہی ہے دوسری نوافل نمازیں بھی آپؐ نہایت کثرت کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور نماز تہجد یعنی نصف شب کی نماز سے تو آپؐ کو اتنا شغف تھا کہ آپؐ نہایت التزام کے ساتھ بلاناغہ اس نماز کیلئے اٹھا کرتے تھے اور روایت آتی ہے کہ آپؐ اس قدر دیر تک نماز تہجد میں کھڑے رہتے تھے کہ بعض اوقات آپؐ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے اور آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ **جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ** یعنی نماز تو میری آنکھ کی ٹھنڈک ہے اور آپؐ اپنے صحابہ کو نماز کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ اگر لوگوں کو یہ علم ہو کہ نماز باجماعت میں کیا خوبی ہے تو خواہ انہیں اپنے گھٹنے گھسیٹتے ہوئے مسجد میں آنا پڑے وہ ضرور آئیں۔ اپنی آخری بیماری میں جبکہ آپؐ کو غشی پر غشی آتی تھی اور سخت بے چینی کی حالت تھی آپؐ نے ایک دفعہ صبح کے وقت اپنے دروازے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو مسجد میں صحابہ نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ نظارہ دیکھ کر آپؐ کا چہرہ اس قدر خوشی سے تمتما اٹھا جیسے کوئی مرجھایا ہوا پھول یکلخت شگفتہ ہو جاوے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ آخری فقرہ جو آپؐ کی زبان سے سنا گیا وہ **اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ** تھا۔ یعنی میری امت کے لوگو! نماز اور غلاموں کے متعلق میری تعلیم کو فراموش نہ کرنا۔

یہودیوں میں پہلا مسلمان

اب تک مسلمان ہونے والے لوگوں میں غالباً بعض مسیحی تو شامل ہو چکے تھے، مگر یہودی کوئی نہیں تھا، لیکن اب ہجرت کے بعد یہ سلسلہ بھی شروع ہوا اور گو یہودیوں میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہت ہی تھوڑے لوگ ایمان لائے لیکن یہ قوم بھی بالکل محروم نہیں رہی۔ سب سے پہلا یہودی جو مشرف بہ اسلام ہوا اس کا نام حصین بن سلام تھا۔ یہ شخص مدینہ کا رہنے والا تھا اور یہودیوں میں اپنے علم وفضل کی وجہ سے بہت اثر رکھتا تھا۔ ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی تھے کہ یہ شخص آپؐ کے دعویٰ کو سن کر کچھ کچھ اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا، مگر ابھی تک اس نے اپنی اس حالت کا کسی سے اظہار نہیں کیا تھا۔ جب آپؐ مدینہ میں تشریف لائے تو یہ شخص خفیہ طور پر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چونکہ طبیعت میں سعادت تھی پہلی ملاقات میں ہی مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے بعد اسے یہ شوق ہوا کہ اسکی قوم کے لوگ بھی اس نور سے محروم نہ رہیں جس سے خدا نے اسکے سینے کو منور کیا تھا۔ چنانچہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپؐ یہودیوں کے سربرآوردہ لوگوں کو اپنے پاس بلائیں اور انہیں اسلام کی تبلیغ کریں اور ان سے میرے متعلق رائے دریافت فرمائیں کہ میں ان میں کیسا آدمی سمجھا جاتا ہوں تا کہ اگر وہ میرے متعلق اچھی رائے کا اظہار کریں تو شاید میرے اسلام لانے کی خبر ہی ان کی ہدایت کا موجب ہو جاوے۔ چنانچہ حصین بن سلام ایک طرف ہو کر چھپ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی عمائد کو اپنے پاس بلا کر اسلام کی تبلیغ کی مگر انہوں نے نہ مانا۔ اس کے بعد آپؐ نے حصین بن سلام کے متعلق رائے دریافت کی۔ جس پر انہوں نے حصین کے علم وفضل کی بڑی تعریف کی اور کہا کہ وہ ہمارا سردار اور ابن سردار ہے وغیر ذالك۔ آپؐ نے کہا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائے تو پھر تم بھی مسلمان ہونے کیلئے تیار ہوگے؟ انہوں نے کہا نعوذ باللہ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ حصین مسلمان ہو جاوے۔ آپؐ نے حصین کو آواز دی اور وہ اپنے چھپنے کی جگہ سے باہر آگئے اور یہودی عمائد سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اے میری قوم کے لوگو! خدا کا تقویٰ اختیار کرو اور اسکے عذاب کو اپنے اوپر مت لو۔ تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر تمہاری کتاب میں موجود ہے اور وہ وہی نبی ہیں جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ پس خدا سے ڈرو اور انکار کی طرف قدم نہ بڑھاؤ۔ یہ سن کر پہلے تو یہودی لوگ سخت مبہوت ہو گئے اور پھر کہنے لگے کہ ہم حصین کی بات نہیں مانتے یہ جھوٹا اور کذاب ہے اور پھر حصین بن سلام کو گالیاں دیتے ہوئے آپؐ کی مجلس سے اٹھ گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان ہونے پر حصین کا نام بدل کر عبداللہ کردیا اور اسی نام سے وہ تاریخ وحدیث میں معروف ہیں۔ دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تھا تو عام طور پر اس کا وہی نام رہنے دیتے تھے جو پہلے ہوتا تھا ہاں اگر کسی شخص کا نام مشرکانہ ہوتا تھا تو آپؐ اسے بدل دیتے تھے۔ حصین بن سلام کا نام مشرکانہ تو نہیں تھا، لیکن غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خیال سے کہ یہ شخص یہود میں سے پہلا نومسلم ہے اسکے نام کو خالص اسلامی رنگ میں بدلنا مناسب خیال فرمایا۔

اہل فارس میں پہلا مسلمان

اسی زمانہ کے قریب قریب سلمان فارسیؓ مسلمان ہوئے۔ سلمان ملک فارس کے بسنے والے تھے اور ابتداءً زرتشتی مذہب کے پیرو تھے، لیکن فطری سعادت نے اس مذہب کی اس وقت کی حالت پر تسلی نہ پائی اور وہ کسی بہتر مذہب کی تلاش میں وطن سے نکلے اور بالآخر شام میں آکر عیسائی ہو گئے۔ اسی زمانہ میں کسی لوٹ مار میں وہ غلام بنا لئے گئے۔ مگر یہی غلامی ان کے اسلام کا باعث بن گئی کیونکہ کئی آقاؤں کے تبادلہ کے بعد بالآخر مدینہ کے ایک شخص نے انہیں خرید کر اپنے پاس رکھ لیا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو سلمان آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے پھر انہوں نے آہستہ آہستہ روپے کا انتظام کر کے اپنے آقا سے آزادی حاصل کرلی اور سب سے پہلی مرتبہ وہ غزوۂ خندق میں شریک جہاد ہوئے اور انہی کے مشورے سے خندق کھودی گئی۔ سلمان نہایت پارسا اور متقی آدمی تھے اور بالکل درویشانہ زندگی گزارتے تھے۔ ان سے ایک دفعہ کسی شخص نے دریافت کیا کہ آپؓ کے باپ کا کیا نام ہے تو انہوں نے نہایت سادگی سے جواب دیا کہ میں ابن سلام ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ان کے متعلق فرمایا کہ **سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ** کہ سلمان ہم اہلبیت میں سے ہیں اور ایک دفعہ جب کہ یہ قرآنی آیت نازل ہوئی کہ آئندہ ایک زمانہ میں ایک جماعت صحابہ کی مانند اور انہیں کی تعلیم کی حامل پیدا ہوگی تو صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے۔ اس پر آپؐ نے سلمان فارسی پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ **لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَآءِ** یعنی اگر ایمان ثریا تک بھی اٹھ جائے گا تو ان فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک شخص اسے دنیا میں پھر قائم کردے گا۔

قبیلہ اوس وخزرج کے غیر مسلم رؤساء

یہ ذکر کیا جاچکا ہے کہ مدینہ میں ابھی تک اوس وخزرج کے بہت سے لوگ مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ بدستور اپنے مذہب پر قائم تھے۔ ان میں سے دو شخص خاص طور پر ممتاز اور معزز سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس خزرج کا ذکر اوپر گزر چکا ہے کہ وہ کس طرح شروع میں تو اسلام سے الگ الگ رہا مگر بعد میں بظاہر مسلمان ہو گیا، لیکن درپردہ وہ اسلام کا دشمن رہا اور منافقین مدینہ کا سردار بن گیا۔ دوسرا شخص ابو عامر تھا جو قبیلہ اوس کا رئیس تھا۔ یہ شخص اپنی زندگی کے ابتدائی حصہ میں ایک سیاح رہ چکا تھا اور بہت سے ممالک میں سفر کرنے کے بعد اب گویا تارک الدنیا ہو کر راہب کہلاتا تھا۔ ابو عامر کچھ کچھ نصرانیت کی طرف مائل تھا اور ایک آزاد مذہبی معلم ہونے کا دعویٰ رکھتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر اس نے آپؐ کی مخالفت شروع کی اور بالآخر اپنے بغض وحسد میں جلتا ہوا مدینہ چھوڑ کر مکہ کی طرف چلا گیا اور اسکے ساتھ وہ چند لوگ بھی جو اس کے زیر اثر تھے مدینہ چھوڑ گئے۔ جنگ اُحد میں ابو عامر مکہ والوں کی طرف سے ہو کر میدان جنگ میں آیا اور قدرت حق کا عجیب نظارہ ہے کہ اسی جنگ میں اسکا لڑکا حنظلہ جو ایک نہایت مخلص مسلمان تھا، مسلمانوں کی طرف سے لڑتا ہوا شہید ہوا۔ ابو عامر فتح مکہ تک مکہ میں ہی مقیم رہا اور فتح مکہ کے بعد طائف چلا گیا اور جب طائف بھی صحابہؓ کے ہاتھ پر فتح ہو گیا تو وہ مسلمانوں کے خلاف رومی سلطنت کے ساتھ سازش کرنے کی نیت سے شام کی طرف نکل گیا، لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔ ابو عامر جب مدینہ میں تھا تو طعن وتحقیر کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو طرید و وحید (یعنی وطن سے نکالا ہوا اکیلا چھوڑا ہوا شخص) کہہ کر پکارا کرتا تھا، لیکن آخر خود اس کا یہ انجام ہوا کہ بالآخر وہیں شام میں وہ بے وطنی اور بے کسی و بے بسی کی حالت میں بھٹکتا ہوا مر گیا۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 272 تا 275، مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(810) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مبارک احمد کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عزیز مبارک احمد 16/ستمبر 1907ء بقضاء الٰہی فوت ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ہم اپنے ربّ کریم کی قضا وقدر پر صبر کرتے ہیں۔ تم بھی صبر کرو۔ ہم سب اس کی امانتیں ہیں اور ہر ایک کام اس کا حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمدؑ

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کہنے کو تو اس قسم کے الفاظ ہر مومن کہہ دیتا ہے۔ مگر حضرت صاحب کے منہ اور قلم سے یہ الفاظ حقیقی ایمان اور دلی یقین کے ساتھ نکلتے تھے اور آپ واقعی انسانی زندگی کو ایک امانت خیال فرماتے تھے اور اس امانت کی واپسی پر دلی انشراح اور خوشی کے ساتھ تیار رہتے تھے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب ہمارے حقیقی ماموں ہیں اس لئے ان کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ اپنے چھوٹے عزیزوں کی طرح خط وکتابت فرماتے تھے۔ ان کی پیدائش 1881ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کا ذکر انجام آتھم کے 313 صحابہ کی فہرست میں 70 نمبر پر کیا ہے مگر چونکہ سیّد محمد اسمٰعیل دہلوی طالب علم کے طور پر نام لکھا ہے اس لئے بعض لوگ سمجھتے نہیں۔ ست بچن میں بھی ان کا نام انہی الفاظ میں درج ہے۔

(811) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پہلے کوئی کنواں نہ تھا۔ نہ مہمان خانہ میں کوئی کنواں تھا۔ اس وقت پانی دو کنوؤں سے آیا کرتا تھا۔ ایک تو عمالیق کے دیوان خانہ میں تھا اور دوسرا تائی صاحبہ مرحومہ کے گھر کے مردانہ حصہ میں تھا۔ ایک دفعہ ہر دو جگہ سے حضرت صاحب کے سقّہ کو گالیاں دے کر ہٹا دیا گیا اور پانی کی بہت تکلیف ہو گئی۔ گھر میں بھی اور مہمان خانہ میں بھی۔ اس پر حضرت صاحب نے ایک خط لکھا اور عاجز کو فرمایا کہ اس خط کی کئی نقلیں کردو۔ چنانچہ مَیں نے کر دیں۔ وہ خط حضور نے مختلف احباب کو روانہ فرمائے۔ جن میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کا نام مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اس خط میں مخالفین کے پانی بند کرنے کا ذکر لکھ کر یہ تجویز پیش کی تھی کہ ہمارا اپنا کنواں ہونا چاہئے تا کہ ہماری جماعت پانی کی تکلیف سے مخلصی پائے اور کنویں کیلئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ اسکے بعد سب سے پہلے حضور کے گھر کے اندر کنواں بنایا گیا۔ یہ اندازاً 1895ء یا 1896ء کا یا اسکے قریب کا واقعہ ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسکے بعد وہ دوسرا کنواں بنا تھا جو مدرسہ احمدیہ کے جانبِ شمال اور احمدیہ چوک کے پاس ہے۔ اس سے پہلے قادیان کی آبادی میں حضرت صاحب کے قبضہ میں صرف مسجد اقصیٰ والا کنواں تھا۔ مگر وہ کسی قدر دور تھا اور چند سیڑھیاں چڑھ کر اس تک پہنچنا پڑتا تھا۔

(812) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1904ء میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمہ کرم دین کی وجہ سے گورداسپور بمعہ اہل وعیال ٹھہرے ہوئے تھے، ایک دن آپ کی پُشت پر ایک پھنسی نمودار ہوئی جس سے آپ کو بہت تکلیف ہوئی۔ خاکسار کو بلایا اور دکھایا اور بار بار پوچھا کہ یہ کاربنکل تو نہیں کیونکہ مجھے ذیابیطس کی بیماری ہے۔ مَیں نے دیکھ کر عرض کی کہ یہ بال توڑ یا معمولی پھنسی ہے کاربنکل نہیں ہے۔

دراصل حضرت صاحب کو ذیابیطس اس قسم کا تھا جس میں پیشاب بہت آتا ہے مگر پیشاب میں شکر خارج نہیں ہوتی اور یہ دورے ہمیشہ محنت اور زیادہ تکلیف کے دنوں میں ہوتے تھے اور بکثرت اور بار بار پیشاب آتا تھا اور یہ ایک عصبی تکلیف تھی اور بہت پیشاب آ کر سخت ضعف ہوجاتا تھا۔ ایک دفعہ کسی ڈاکٹر نے عرض کیا کہ پیشاب کا ملاحظہ شکر کیلئے کرالینا چاہئے۔ فرمانے لگے نہیں اس سے تشویش زیادہ ہوگی۔ اس خاکسار نے بھی کیمیاوی ملاحظہ نہیں کیا تھا مگر ہمیشہ کے حالات دیکھ کر تشخیص کی تھی کہ مرض نروس پالیوریا ہے مگر حضرت صاحب کی ایک تحریر سے مجھے علم ہوا ہے کہ ایک دفعہ آپ کے پیشاب میں شکر بھی پائی گئی تھی۔

(814) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مستری محمد مکی صاحب پشاوری نے مجھ سے ایک روز بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک خادم پیرا نامی ہوتا تھا۔ اس سے حضرت اقدس کی موجودگی میں کسی نے دریافت کیا کہ تو حضرت صاحب کو کیا مانتا ہے؟ پیرا کہنے لگا کہ ’’تھوڑے دناں توں کہندے ہَن کہ مَیں مسیح آں‘‘ یعنی تھوڑے عرصہ سے انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ جواب سن کر مسکرانے لگے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ پیرا ایک پہاڑی ملازم تھا اور بالکل جاہل اور نیم پاگل تھا۔ مگر بعض اوقات پتہ کی بات بھی کر جاتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ اس سے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بٹالہ کے سٹیشن پر کہا کہ تمہارے مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو جھوٹا ہے اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔ پیرے نے جواب دیا مولوی صاحب مَیں تو کچھ پڑھا لکھا نہیں ہوں مگر مَیں اتنا جانتا ہوں کہ لوگوں کو بہکانے کیلئے آپ کی بٹالہ کے سٹیشن پر آ آ کر جوتیاں بھی گھِس گئی ہیں مگر پھر بھی دنیا مرزا صاحب کی طرف کھچی چلی آتی ہے۔

(815) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مستری محمد مکی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لے جاتے اور بازار میں سے گذرتے تو بعض ہندو دکاندار اپنے طریق پر ہاتھ جوڑ کر حضور علیہ السلام کو سلام کرتے اور بعض تو اپنی دکان پر اپنے رنگ میں سجدہ کرنے لگتے۔ مگر حضرت صاحب کو خبر نہ ہوتی کیونکہ آپ آنکھیں نیچے ڈالے گذرتے چلے جاتے تھے۔ ایک دن مستری صاحب نے بعض عمر رسیدہ ہندو دکانداروں سے دریافت کیا کہ تم مرزا صاحب کو کیا سمجھتے ہو جو سجدہ کرتے ہو، انہوں نے جواب دیا کہ یہ بھگوان ہیں، بڑے مہا پرش ہیں، ہم ان کو بچپن سے جانتے ہیں، یہ خدا کے بڑے بھگت ہیں، دنیا بھر کو خدا نے ان کی طرف جھکا دیا ہے۔ جب خدا ان کی اتنی عزّت کرتا ہے تو ہم کیوں نہ ان کی عزّت کریں۔ مستری صاحب نے بیان کیا کہ جب سے قادیان میں آریہ سماج قائم ہوئی ہے تب سے آریوں نے ہندوؤں کو غیرت اور شرم دلا کر اور مجبور کر کے ایسی حرکات تعظیمی سے روک دیا ہے مگر ان کے دل حضرت صاحب پر قُربان تھے اور وہ آپ کی بے حد عزت کرتے تھے۔ مستری صاحب کا بیان ہے کہ مَیں نے متعدد مرتبہ قادیان کے ہندوؤں سے حضرت صاحب کے حالات دریافت کئے مگر کبھی کسی ہندو نے حضرت صاحب کا کوئی عیب بیان نہیں کیا بلکہ ہر شخص آپ کی تعریف ہی کرتا تھا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مستری صاحب کو تفصیلی حالات کا علم نہیں ہے اور نہ وہ قادیان کے سب ہندوؤں سے ملے ہیں۔ قادیان کے ہندوؤں کا ایک طبقہ قدیم سے مخالف چلا آیا ہے اور گو یہ درست ہے کہ وہ حضرت صاحب میں کوئی عیب نہیں نکال سکتے مگر مخالفت میں انہوں نے کبھی کمی نہیں کی البتہ بیشتر حصہ پُرانے سناتنی طریق پر ہمیشہ مؤدب رہا ہے۔

(816) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں لنگر خانہ میں ایک شخص نان پز اور باورچی مقرر تھا۔ اسکے متعلق بہت شکایات حضور کے پاس پہنچیں۔ خصوصاً مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی طرف سے بہت شکایت ہوئی۔ حضور نے فرمایا دیکھو وہ بے چارہ ہر روٹی کے پیچھے دو دفعہ آگ کے جہنم میں داخل ہوتا ہے (یعنی تندور کی روٹی لگاتے وقت) اور اتنی محنت کرتا ہے اگر آپ کوئی واقعی دیانتدار باورچی مجھے لا دیں تو میں آج اسے نکال دوں۔ اس مطالبہ پر سب خاموش ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص واقعی اعلیٰ درجہ کا متقی امین اور دیانت دار ہو تو خدا اسے اس حالت میں رکھتا ہی نہیں کہ اُسے ایسی ادنیٰ نوکری نصیب ہو۔ اُسے تو غیب سے عزت ورزق ملتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کچھ عرصہ کے بعد خدا نے اس شخص کو حضرت مسیح موعودؑ کی برکت اور ان کی خدمت کے طفیل عزت کی زندگی عطا کی اور رزق وافر سے حصہ دیا۔

(817) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میری آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے، میرے لئے دُعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا مَیں دُعا کروں گا اور فرمایا آپ مولوی صاحب (حضرت خلیفہ اوّلؓ) سے اطریفل زمانی بھی لے کر کھائیں۔ الحمد للہ کہ اسکے بعد آج تک خاکسار کو پھر کبھی یہ عارضہ نہ ہوا۔

(818) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن سیر کے وقت حضور علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بعض مخفی باتیں بھی بتلائی تھیں جن کے اظہار کرنے کی اجازت آپ کو صرف بعض خاص لوگوں میں تھی اور عام لوگوں میں وہ ظاہر نہیں کی گئیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں تو یہ آیا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ۔ الآیۃ (المائدہ:68) یعنی اے رسول جو کچھ خدا نے تجھ پر نازل کیا ہے اسے لوگوں تک پہنچادو۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کی مراد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کسی ایسی بات کے چھپانے کی ہدایت نہیں ہوئی جو کسی شرعی حکم کی حامل تھی یا اس کو شریعت کی تشریح سے تعلق تھا۔ ورنہ بعض انتظامی امور میں یا فتن سے تعلق رکھنے والی باتوں میں ہوسکتا ہے کہ وقتی طور پر اخفاء کا حکم ہوا ہو جیسا کہ بعض احادیث میں بھی اس قسم کا اشارہ ملتا ہے اور حضرت صاحب کے الہاموں میں بھی ہے۔ واللہ اعلم۔

(819) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کبھی کبھی گھر میں ننگے پیر بھی پھر لیتے تھے۔ خصوصاً اگر پختہ فرش ہوتا تھا تو بعض اوقات ننگے پاؤں ٹہلتے بھی رہتے تھے اور تصنیف بھی کرتے جاتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا انداز بالکل بے تکلفانہ تھا اور زندگی نہایت سادہ تھی۔

(820) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ حدیث میں بغیر منڈیر کے کوٹھے پر سونے کی ممانعت ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

● یہاں آکر حضور کو دیکھنا، ان سے ملنا، ان سے بات کرنا میرے لیے خوشی کا باعث ہے، آپ کی تقریر سننا میرے لئے قابل فخر تھا، آپ کی تقریر خیالات کو روشن کرنے والی تھی (لیک کاؤنٹی سے تعلق رکھنے والے John D Eidelberg صاحب)

● حضور سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی، پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سے مل کر مجھے چپ لگ گئی ہو، مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہوں آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے (زائن شہر کے میئر Billy Mckinney صاحب)

● اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں، جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک موٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے (ایک مہمان Jennifer Smith صاحب)

● سو سال پہلے زائن شہر میں ہوئے مباہلہ نے مجھے حیران کیا، زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے حضور کی موجودگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہوا، حضور کا پیغام سب کو سننا چاہئے (رائس یونیورسٹی کے پروفیسر Craig Considine صاحب)

● یہاں پر میرا ہونا ایک اعزاز کی بات ہے، مَیں نے جو کچھ یہاں سے سیکھا اور یہاں کی خوبصورتی دیکھی اور پُرامن ماحول اور امن کی باتوں سے متاثر ہوئی، میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے بیان کرسکوں کہ آج کا دن میرے لئے کتنا بامعنی تھا (ایک مہمان خاتون Lesley صاحبہ)

● مَیں آپ کے ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' جانتا تھا لیکن آپ کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھا، سب کچھ بہت بہترین تھا، کاش سب لوگ اس محبت کے پیغام کو سمجھ سکیں جو آپ لوگ پھیلا رہے ہیں (ایک مہمان)

زائن میں مسجد ''فتح عظیم'' کی افتتاحی تقریب کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب سننے اور حضور انور سے ملاقات کے بعد مہمانان کرام کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو. کے

یکم اکتوبر 2022ء (بروز ہفتہ) بقیہ حصہ
مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آج کے خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆Illinois کے کانگریس مین راجہ کرشنا مورتی صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''کیا ہی خوبصورت دن ہے اور کیا ہی خوبصورت پروگرام ہے۔ حضور نے اپنی آمد سے ہمیں شرف بخشا۔ مسجد فتح عظیم لوگوں کے جمع ہونے کیلئے، عبادت کرنے کیلئے باہمی تعلقات بڑھانے کیلئے اور اسلام کے بارے میں آگاہی حاصل کرنے کیلئے بہت ہی عمدہ جگہ ہوگی۔

☆ایک اور مہمان Cheri Neal صاحب جو کہ زائن ٹاؤن شپ کی سپر وائزر ہیں بیان کرتی ہیں کہ میں تمام انتظامات سے بہت حیران ہوں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں جس کیلئے ایک عرصہ محنت کی ہے۔ میں یہاں آکر بہت خوش ہوں۔

☆John D Eidelberg لیک کاؤنٹی کے شیرف بیان کرتے ہیں کہ یہاں آکر حضور کو دیکھنا، ان سے ملنا، ان سے بات کرنا اور مختلف رہنماؤں کو سننا میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ یہاں آنا میرے لیے باعث فخر ہے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اپنی جماعت کے ساتھ خوبصورت لمحات گزارنے کا موقع دیا۔ حضور نے باہمی تعلقات اور آپس میں کام کرنے کے بارے میں بات کی میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی تقریر سننا میرے لئے قابل فخر تھا۔ آپ کی تقریر خیالات کو روشن کرنے والی تھی۔

☆ایک اور مہمان Craig Constantine صاحب جو کہ رائس یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں بیان کرتے ہیں کہ آپ کا پیغام ''محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں'' باہمی احترام، تحمل، عزت نفس کا خیال رکھنا، یہ سب بنیادی چیزیں ہیں اور ہمارے دل سے آتی ہیں اور اس سے دل و دماغ کی روحانی بیداری ہوتی ہے۔

☆زائن کے سابقہ کمشنر Amos Monk صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہئے۔ میرے خیال میں یہ آج کل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے ہوئے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل و انصاف، خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ نفرت ختم کردیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔ میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہئے۔ دنیا کے مسائل کا یہی حل ہے۔

☆زاین شہر کے میئر Billy Mckinney صاحب جنہوں نے حضور انور کی خدمت میں زائن شہر کی چابی پیش کی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں یہاں 1962ء سے مقیم ہوں۔ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ یہ پروگرام زائن شہر اور جماعت احمدیہ کیلئے ایک تاریخی پروگرام ہے۔ حضور سے مل کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ کسی سے مل کر مجھے چپ لگ گئی ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہوں۔ آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔ جماعت احمدیہ نے اس کمیونٹی میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ آئندہ بھی ہم امید کرتے ہیں۔ باہمی تعلقات کو بڑھاتے ہوئے مل کر کام کرتے رہیں گے۔ شہر کے عین وسط میں مسجد کا ہونا بھی ایک عمدہ احساس ہے۔

☆Rabi Melinda Solma صاحب جو کہ نیویارک کے Tanenbaum Center of Inter-Religious Understanding سے تعلق رکھتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمیشہ کی طرح بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کے خلیفہ کا پیغام بہت عمدہ اور سب کو ساتھ لے کر چلنے والا ہے۔ ان تعلیمات کا عملی نمونہ دکھانا، سب کیلئے دروازے کھلے رکھنا، امن کے قیام کیلئے کام کرنا، ہر ایک کا بطور انسان احترام کرنا یہ بہت ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔

☆ایک لوکل آرکیٹیکٹ Kelvin Cox صاحب جنہوں نے مسجد کا نقشہ، ڈیزائن اور تعمیر میں کام کیا ہے کہتے ہیں یہ بہت ہی عمدہ عمارت ہے اور یہاں پر حضور کی موجودگی، یہ احساس میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ حضور نے جو خدا تعالیٰ کا پیغام دیا کہ دنیا اور سیاسی امور سے کوئی تعلق نہیں، صرف امن اور پیار کا پیغام پہنچانا ہے، یہ بہت عمدہ پیغام تھا اور یہی ہے جس کی دنیا کو آج ضرورت ہے۔

☆اس پروگرام میں ایک مہمان ایسے بھی شامل تھے جنہوں نے زائن مسجد کی سنگ بنیاد کے موقع پر ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی تھی انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک خوبصورت دن تھا۔ میں صبح بیدار ہوا جیسے کہ آج کا دن بہت خاص ہے۔ مجھے پچھلے سال اس مسجد کی سنگ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی۔ میں بہت خوش تھا کہ کب اسے مکمل ہوتا دیکھوں گا اور حضور سے مل سکوں گا۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ حضور یہاں تشریف لائے۔ آپ کی مسجد ہماری کمیونٹی کیلئے امید اور دوستی کا ذریعہ ہے۔

☆زائن کی پولیس کے چیف Eric Brichbarden صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ ایک بہت اچھا پروگرام تھا۔ سب لوگوں کی طرف سے محبت اور خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ یہ پیغام کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہو، اہمیت اس بات کی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہو، کیا ہی عمدہ اور خوبصورت پیغام ہے۔ بہت ہی اچھا پروگرام رہا۔

☆ایک مہمان Jennifer Smith صاحب بیان کرتے ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک موٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل

روح ہے۔

☆ایک مہمان نے بیان کیا کہ یہ جان کر بہت اچھا لگا کہ ہمارے درمیان آپ جیسے رہنما موجود ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور ہر مذہب کی اہمیت ہے۔ یہ پیغام بہت اچھا اور پر اثر تھا۔

☆ایک لوکل ہائی اسکول کے پرنسپل Zach Livingston صاحب بیان کرتے ہیں کہ زائن ایک چھوٹی کمیونٹی ہے اور ایسے پروگرام اور لوگوں کو قریب لانے کے ایسے مواقع بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مسجد کا افتتاح بہت اچھا قدم ہے اور ہمارے لئے فخر کا باعث ہے۔

☆رائس یونیورسٹی کے پروفیسر Craig Considine صاحب نے مباہلہ کے بارے میں حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ لوگوں کو اس کے بارے میں معلوم ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں کہ مجھے حضور کی موجودگی میں سکون اور اطمینان حاصل ہوا اور یہ کہ حضور کا پیغام سب کو سننا چاہئے۔

☆شکاگو سے مہمانوں کے ایک گروہ نے تقریب کے ناقابل یقین انتظام اور خدمت گزاروں کے آداب کو محسوس کیا انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ جب بھی وہ ہماری کسی تقریب میں شامل ہوئے محبت اور امن کا پیغام ہر چیز کی بنیاد رہا۔ انہوں نے حضور کے ساتھ تصویر بھی لی اور کہا کہ یہ ان کی زندگی کا اہم ترین موقع تھا۔

مہمانوں نے مجموعی طور پر انتظامیہ کے بارے میں مثبت خیالات کا اظہار کیا۔ بار بار لوگوں کو چیک کرنا، حفاظتی امور کی تلقین کرنا، کسی نے بھی اپنا آئی ڈی کارڈ دکھانے یا کووڈ کارڈ دکھانے سے انکار نہیں کیا اور نہ ہی جب انہیں ٹیسٹ کروانے کا کہا گیا تو انہوں نے انکار کیا۔

☆ایک مہمان خاتون Lesley صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ اول تو یہاں پر میرا ہونا ایک اعزاز کی بات ہے۔ میں نے جو کچھ یہاں سے سیکھا اور یہاں کی خوبصورتی اور امن سے بہت متاثر ہوں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جن سے بیان کرسکوں کہ آج کا دن میرے لیے کتنا بامعنی تھا۔

☆ایک مہمان Rabbi Melinda Zelma صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اس تقریب سے بہت متاثر ہوں۔ خاص طور پر یہاں کام کرنے والوں سے. رابی مالینڈا نے حضور کے ساتھ ملاقات، حضور سے سوال و جواب اور جلسہ سالانہ میں شرکت کی خواہش پر شکر گزاری کا اظہار کیا۔

☆ایک خاتون مہمان Gloria صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ زائن کی تاریخ بہت معلوماتی تھی۔ اگرچہ میں یہاں رہتی ہوں لیکن اس جگہ کے بارے میں کافی چیزیں ایسی تھیں جو میں نہیں جانتی تھی۔

☆ایک مہمان نے کہا کہ میں نے اس تقریب سے بھرپور لطف اٹھایا اور اس پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں آپ کے ماٹو ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ جانتا تھا لیکن آپ کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھا۔ سب کچھ بہت بہترین تھا۔ کاش سب لوگ اس محبت کے پیغام کو سمجھ سکیں جو آپ لوگ پھیلا رہے ہیں۔ مجھے بہت ساری چیزوں نے متاثر کیا۔ جب حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید ہی ایک وہ کتاب ہے جو تمام مذاہب کی حفاظت کرتی ہے۔ میں نے یہ نئی بات سیکھی ہے کیونکہ مجھے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا۔

☆ایک مہمان نے بیان کیا کہ آپ کی جماعت اور مسجد کی عمارت نے مجھے بہت متاثر کیا، وہ خوبصورت ہے۔ ہم اس دعوت نامہ کے بہت شکر گزار ہیں۔

☆ایک مہمان نے کہا کہ اس مسجد کو بنتا دیکھ کر ہم بہت پر جوش ہیں ہمیں اس علاقہ میں رہتے ہوئے چالیس سال ہو گئے ہیں۔

2 اکتوبر 2022ء (بروز اتوار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر مسجد فتح عظیم تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ آج پروگرام کے مطابق Zion سے Dallas کیلئے روانگی تھی۔ صبح سے ہی زائن اور دیگر مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت، مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے جمع تھی۔

10 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ پروگرام کے مطابق لوکل مجلس عاملہ جماعت زائن نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ٹرانسپورٹیشن ٹیم اور ضیافت ٹیم نے بھی گروپ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

خواتین ایک علیحدہ حصہ میں کھڑی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس جگہ کی طرف تشریف لے آئے۔ السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔ بڑے جذباتی مناظر تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔ ہر طرف سے پر جوش نعرے بلند ہو رہے تھے۔ آگے کچھ فاصلے پر بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ بعد ازاں حضور انور بچیوں کے پاس تشریف لائے۔ پھر یہاں سے اس حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں مرد حضرات کھڑے تھے اور بڑے پر جوش انداز میں نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے ان عشاق کے والہانہ نعروں اور سلام کا جواب دے رہے تھے۔ ایک افریقن دوست غیر معمولی جوش اور پُرشوکت آواز میں نعرے لگا رہے تھے۔ حضور انور اس دوست کے پاس سے گزرتے ہوئے کچھ دیر کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا غانین ہو۔ تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا کہ میں غانین ہوں۔

مربی سلسلہ امریکہ مصور احمد صاحب اپنے نومولود بیٹے کو لیے ہوئے کھڑے تھے۔ حضور انور نے بچے کو پیار کیا اور بعد ازاں تصویر بنوانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً دس منٹ اپنے عشاق کے درمیان موجود رہے۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ڈاکٹر تنویر احمد صاحب سے بعض امور پر گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر تنویر احمد بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ ڈیوٹی پر تھے۔

ڈلاس کو روانگی

11 بجکر 10 منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ شکاگو کیلئے روانہ ہوا۔ 12 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شکاگو ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایک پرائیویٹ لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

جماعت احمدیہ امریکہ نے Chicago سے Dallas تک سفر کیلئے American Airlines کے ایک چارٹرڈ جہاز ERJ175 کا انتظام کیا تھا۔ اس جہاز میں 76 سیٹیں تھیں۔ یہ جہاز لاؤنج کے سامنے چند قدم پر پارک کیا گیا تھا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سفر کرنے والے تمام احباب کا سامان جہاز میں لوڈ کیا جا چکا تھا۔

اس جہاز میں سفر کرنے والے احباب کی تعداد 69 تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ اس جہاز میں سفر کرنے والوں میں امیر جماعت احمدیہ امریکہ صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب، محترمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ امیر صاحب امریکہ اور محترمہ نقاشہ احمد صاحبہ، نائب امراء میں سے ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب، ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب، فلاح الدین شمس صاحب، وسیم ملک صاحب اور اظہر حنیف صاحب نائب امیر مبلغ انچارج شامل تھے۔

علاوہ ازیں عدیل عبداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ، نیشنل جنرل سیکرٹری مختار ملہی صاحب، فیضان عبداللہ صاحب چیئرمین میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ، منعم نعیم صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ امریکہ، شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اور ڈاکٹر تنویر احمد صاحب بطور ڈیوٹی ڈاکٹر شامل تھے۔

اس کے علاوہ مختلف جماعتوں کے صدران، مربیان، نیشنل عاملہ کے مختلف سیکرٹریان اور دیگر جماعتی عہدیداران بھی شامل تھے۔

امریکن ایئر لائن کے Eric Adduchio بطور کوآرڈی نیٹر اس سفر میں شامل تھے۔

خلافت فلائیٹ

جو بورڈنگ پاس مہیا کیا گیا اس پر Khilafat Flight 2022 لکھا ہوا تھا۔ فلائٹ کا نمبر KF-2022 تھا۔ بورڈنگ کارڈ کے ایک طرف یہ الفاظ درج تھے

Ahmadiyya Muslim Community
USA (100) 1920 – 2020
Centennial Khilafat Flight 2022
in the company of Hazrat Mirza
Masroor Ahmad Khalifatul
Masih 5 (aba)

جہاز پر سوار ہونے سے قبل، سفر کرنے والے تمام احباب جہاز کے سامنے کھڑے تھے۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو تمام احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنانے کی سعادت پائی MTA نے یہ تمام مناظر فلمائے۔

12 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز پر سوار ہوئے۔ 12 بجکر 58 منٹ پر جہاز شکاگو کے انٹرنیشنل O'Hare ایئرپورٹ سے ڈلاس کیلئے روانہ ہوا اور قریباً دو گھنٹے کے سفر کے بعد 2 بجکر 55 منٹ پر ڈلاس کے انٹرنیشنل Fort Worth ائیر پورٹ پر اترا اور ٹیکسی کرتا ہوا ایک ایسے Exit Gate پر آ کر پارک ہوا جہاں سے باہر جانے کا راستہ انتہائی کم تھا اور قریب ہی گاڑیاں پارک کی گئی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت ڈلاس خالد رحیم شیخ صاحب، مبلغ سلسلہ ڈلاس ظہیر احمد باجوہ صاحب اور صدر جماعت فورٹ ورتھ سعید چوہدری صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

3 بجکر 10 منٹ پر ایئرپورٹ سے ڈلاس جماعت کے مرکز ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ کیلئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیوں اور متعدد موٹر سائیکلوں نے قافلے کو Escort کیا اور راستہ کو ساتھ ساتھ کلیئر کیا۔ قریباً چالیس منٹ کے سفر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈلاس جماعت کے مرکز میں ورود مسعود ہوا۔

مسجد بیت الاکرام آمد

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ڈلاس جماعت کے احباب جماعت اور امریکہ کی دوسری مختلف جماعتوں اور علاقوں سے حضور کے عشاق سینکڑوں کی تعداد میں صبح سے ہی یہاں ’’مسجد بیت الاکرام‘‘ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ مرد خواتین، بچوں، بوڑھوں کی ایک بڑی تعداد جو ایک ہزار سے زائد تھی اپنے آقا کی آمد کی منتظر اور زیارت کیلئے بے تاب تھی۔

(ڈلاس) Dallas ڈلاس کی مقامی جماعت کے علاوہ یہ عشاق

Houston	Austin
Queens	Fort Worth
Tulsa	Mary Land
San Jose	North Vergenia
Sandiago	South Virginia
Bay Point	Central Jersy
Chicago	Lehigh Valley
Richmond	North Jersey
Port Land	OshKosh
Buffalo	Brooklyn
Milwaki	Charlotte
Boston	York
Kansas City	Detriot
Philadelphia	Long Island
Sacramento	Pittsburg
Albany	Albama
Cleveland	Baltimor
Miami	Hawaii

Syracus	Phoenix
Tuscana	Wllingboro
-	Georgia

کی جماعتوں سے احباب آئے تھے۔

پھر بعض جماعتوں سے احباب بڑے لمبے اور طویل سفر کرکے اپنے محبوب آقا کے استقبال کیلئے پہنچے تھے۔میری لینڈ سے آنے والے 1367 میل، لاس اینجلس سے آنے والے 1433 میل، Queens سے آنے والے احباب 1578 میل اور سیاٹل سے آنے والے احباب 2095 میل کا طویل فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا کے دیدار اور استقبال کیلئے ڈلاس پہنچے تھے۔

ان احباب مرد وخواتین میں سے ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا کا دیدار کرنا تھا اور شرف زیارت پانا تھا۔ان کا ایک ایک لمحہ بڑی بے تابی سے گزر رہا تھا۔

آخر وہ انتہائی مبارک اور ہر ایک کی زندگی کا یادگار لمحہ آن پہنچا جب ٹھیک 3 بجکر 50 منٹ پر حضور انور کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔

جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو نائب صدر جماعت ڈلاس خالد Kirk صاحب نے مجلس عاملہ جماعت ڈلاس کے ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا۔ دوسری طرف احباب مسلسل والہانہ نعرے بلند کر رہے تھے۔ہر طرف سے السلام علیکم حضور!’’انی معک یا مسرور‘‘ کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دوسری طرف احباب کے ہاتھ بھی بلند ہوگئے۔ہر ایک شرف زیارت سے فیض یاب ہو رہا تھا۔بہتوں کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔خواتین اور بچیاں جہاں شرف زیارت کی سعادت پا رہی تھیں وہاں اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے آقا کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈلاس (Dallas) کا یہ پہلا دورہ تھا۔آج ڈلاس کی سرزمین بھی ان خوش قسمت زمینوں میں شامل ہوگئیں جہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس کے مبارک قدم پڑے ہیں۔اب اللہ کے فضل سے یہاں بھی ترقیات کے نئے راستے کھلیں گے اور ان شاء اللہ العزیز کامیابیوں اور فتوحات کے ایک نئے دور کا آغاز ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قیام کا انتظام مسجد بیت الاکرام کے بیرونی احاطے میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔حضور انور احباب جماعت کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج 5 بجکر 15 منٹ پر مسجد بیت الاکرام میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ پر واپس جاتے ہوئے حضور انور یہاں کے مرکزی کچن میں تشریف لے آئے جو اس وقت بطور لنگر خانہ کام کر رہا تھا اور یہاں احباب کیلئے کھانا تیار ہو رہا تھا۔

حضور انور نے انتظامیہ سے کھانے کے بارہ میں اور اس کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا۔نیز فرمایا جو دیگیچے کھانا پکانے کیلئے آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ سائز میں چھوٹے ہیں۔منتظمین نے بتایا کہ وہ ایک ہزار افراد کا کھانا یہاں تیار کرسکتے ہیں۔اس وقت شام کا کھانا یہاں تیار کیا جا رہا تھا۔یہاں جائزہ کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اور ملحقہ علاقے کی سجاوٹ

مسجد بیت الاکرام اور اس سے ملحقہ آفس بلاک اور ہالز وغیرہ کو بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا اور بیرونی احاطہ میں درختوں کو بھی رنگ برنگی روشنیوں سے سجایا گیا ہے۔حضور انور کی رہائش گاہ پر بھی چراغاں کیا گیا ہے۔دن ڈھلنے کے ساتھ ہی جماعت کا یہ مرکز جو چار ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے روشنیوں سے مزین ہو جاتا ہے اور ایک بہت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔جماعت کا یہ مرکز مین ہائی وے پر واقع ہے۔ہزارہا مسافر وہاں سے گزرتے ہیں جو اس منظر کا نظارہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساڑھے آٹھ بجے مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز مغرب وعشا جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالہ سے دنیا بھر میں غیر معمولی کوریج

امریکن نیوز ایجنسی (Associated Press) نے حضور انور کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالہ سے ایک مضمون شائع کیا جسکا عنوان ہے

Two Prophets, century old prayer duel inspire Zion Mosque

یعنی کہ دو نبیوں کے درمیان صدیوں پرانا مباہلہ زائن مسجد کی بنیاد کا پس منظر ہے۔

اس میڈیا آؤٹ لیٹ کی ویب سائٹ کے مطابق تقریباً دنیا کی آدھی آبادی اسکے قارئین ہیں۔

بعد ازاں یہ مضمون مجموعی طور پر دنیا کے 13 مختلف ممالک کے 412 آؤٹ لیٹس اور اخبارات میں شامل ہوا، بشمول واشنگٹن پوسٹ (Washington Post) اے بی سی نیوز (ABC News) ٹورنٹو اسٹار، The Hill اور بہت سے دوسرے مشہور اخبارات ہیں۔یہ ایسوسی ایٹڈ پریس (Associated Press) کے ٹاپ 10 مضامین میں شامل تھا۔

اس مضمون میں بتایا گیا کہ ’’زائن میں 115 سال پہلے ایک مقدس معجزہ ہوا تھا۔دنیا بھر کے لاکھوں احمدی مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں۔احمدی اس چھوٹے شہر کو جو شکاگو سے 40 میل شمال میں Michigan جھیل کے ساحل پر واقع ہے ایک خاص مذہبی اہمیت دیتے ہیں۔

اس شہر سے احمدی جماعت کا لگاؤ ایک صدی سے زیادہ پہلے مباہلہ اور ایک پیش گوئی کے ساتھ شروع ہوا تھا۔

زائن شہر کی بنیاد 1900ء میں ایک مسیحی تھیوکریسی (Theocracy) کے طور پر جان الیگزینڈر ڈوئی نے رکھی تھی جو ایک Evangelist تھا اور ابتدائی پینٹی کوسٹل (Pentecostal) مبلغ تھا۔احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈوئی کے اسلام کے خلاف بدزبانی اور حملوں کے جواب میں اسلام کا دفاع کیا اور صرف دعاؤں کا ہتھیار استعمال کرکے روحانی جنگ میں شکست دی۔

تقریباً تمام زائن کے موجودہ باشندوں کو اس پرانے دور کی مقدس لڑائی کا علم نہیں ہے لیکن احمدیوں کیلئے مقدس لڑائی وہ ہے جس نے شہر زائن کے ساتھ ایک ابدی تعلق قائم کیا ہے۔دنیا بھر سے ہزاروں احمدی مسلمان اس صدی پرانے معجزے کو یاد کرنے کیلئے اور زائن شہر کی تاریخ اور ان کے عقیدے کے ایک اہم سنگ میل ’’شہر کی پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح‘‘ کو منانے کیلئے شہر میں جمع ہوئے ہیں۔

ڈوئی 1847ء میں اسکاٹ لینڈ میں پیدا ہوا تھا۔اس کا خاندان 1860 میں آسٹریلیا چلا گیا جہاں وہ چرچ کا پادری بن گیا۔

ڈوئی 1888ء میں آسٹریلیا چھوڑ کر امریکہ چلا گیا جہاں وہ اپنی شفا یابی کی Ministry کے ساتھ مشہور ہوا۔

اپنے پیروکاروں کے فنڈز استعمال کرتے ہوئے ڈوئی نے ایک عیسائی یوٹوپیا (Utopia) قائم کرنے کی امید میں لیک کاؤنٹی، لینوائے (Lake County, Illinois) میں 6000 ایکڑ زمین خریدی۔اس شہر کے قوانین جوا، تھیٹر، سرکس، شراب اور تمباکو سے منع کرتے تھے، اس نے قسم کھانے سے، تھوکنے، ناچنے، سؤر کا گوشت کھانے، سیپ (Oysters) اور ٹین (Tan) کے رنگ کے جوتوں پر بھی پابندی لگا دی۔1900ء میں بنایا گیا بڑا Shiloh Tabernacle زائن کا مذہبی مرکز بن گیا۔

یہ وہی جگہ تھی جہاں ڈوئی اپنی بڑھتی ہوئی سفید داڑھی کے ساتھ اور پرانے عہد نامے کے ایک اعلیٰ پادری کے چمکدار قلفی والے لباس میں ملبوس نمودار ہوا اور اپنے آپ کو ’’Elijah the Restorer‘‘ قرار دیا۔

اس نے افریقی امریکیوں کو زائن شہر میں جانے کی اجازت دی لیکن اس نے سیاستدانوں، طبی ڈاکٹروں اور مسلمانوں کیلئے سخت الفاظ کہے جن کا اظہار اس نے اپنے جریدے میں کیا۔

1902ء میں ڈوئی نے لکھا ’’یہ میرا کام ہے کہ میں مشرق و مغرب، شمال اور جنوب سے لوگوں کو اکٹھا کروں اور اس صیہون شہر کے ساتھ ساتھ دوسرے شہروں میں عیسائیوں کو آباد کروں یہاں تک کہ وہ دن آجائے جب محمدی مذہب اس دنیا سے مکمل طور پر ختم ہو جائے۔اے خدا! ہمیں وہ دن دکھا۔‘‘

احمدیہ مسلم جماعت زائن کے صدر طاہر صوفی نے جماعت کی نئی مسجد میں کھڑے ہوتے ہوئے کہا ’’ڈوئی ہماری تاریخ کا بھی ایک حصہ ہے۔‘‘ جماعت نے اس مسجد کا نام فتح عظیم رکھا ہے جس کا انگریزی مطلب Great Victory ہے۔

یہ چالیس لاکھ ڈالر کی عمارت احمدیہ جماعت کے پرانے مرکز کی جگہ سے دو میل کے فاصلہ پر بنائی گئی ہے۔

اکتوبر میں افتتاح کیلئے یہ نئی جگہ تیار کرتے ہوئے صدر جماعت طاہر صوفی صاحب نے احمدیوں کی نسلوں کو سو سال قبل کے گزرے ہوئے واقعات کے بارے میں بتایا تھا۔جب بانی سلسلہ احمدیہ جو انڈیا سے تھے انہوں نے ڈوئی کے اسلام کے خلاف نفرت بھرے الفاظ کے بارے میں سنا تو بانی جماعت احمدیہ نے اسے بدزبانی سے باز رہنے کی تاکید کی۔

احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی جو 1835ء میں پیدا ہوئے، وہ مصلح تھے جن کی خوشخبری بانی اسلام نے دی تھی۔ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد، حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کے طور پر آئے ہیں۔

صوفی صاحب نے کہا جب ڈوئی نے بانی جماعت احمدیہ کے پیغام کو نظر انداز کیا تو 1902ء میں آپؑ نے زائن کے بانی کو ’’دعا کی لڑائی‘‘ یعنی مباہلہ کا چیلنج دیا۔

نیویارک ٹائمز اور اس وقت کے دیگر امریکی اخبارات میں اس چیلنج کو دو مسیحوں کے درمیان لڑائی کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔یہ معلوم کرنے کیلئے کہ سچا نبی کون سا تھا اور سچا مذہب کون سا تھا۔بانی جماعت احمدیہ نے تحریری طور پر زور دے کر کہا ’’جو جھوٹا ہے وہ سچے نبی کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جائے گا‘‘۔

ڈوئی نے آپ کے چیلنج کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور آپ کے بیانات کہ عیسیٰؑ انسان تھے، مصلوب ہونے سے بچ گئے اور اپنی باقی زندگی کشمیر میں گزاری پر طنز کیا۔اس نے جواباً لکھا: ’’کیا تم سمجھتے ہو کہ مجھے ایسے مچھروں اور مکھیوں کا جواب دینا چاہیے۔‘‘

اگلے سالوں میں ڈوئی کی شان و شوکت ختم ہونے لگی۔1905ء میں ڈوئی کا ایک لیفٹیننٹ ولبر وولیوا نے اس چرچ کی قیادت سنبھالی جب ڈوئی پر اسراف اور فنڈز کے غلط استعمال کا الزام لگایا گیا۔اس کے بعد ڈوئی کی صحت خراب ہوگئی۔اس کا انتقال 1907ء میں فالج کے حملے کی وجہ سے ہوا۔جب کہ حضرت مرزا غلام احمد نے ڈوئی کے انتقال کے ایک سال بعد 73 سال کی عمر میں وفات پائی۔ان کے پیروکار ڈوئی کے زوال اور موت کو اپنے بانی اور عقیدے کیلئے ایک عظیم فتح سمجھتے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے امریکی نمائندے امجد محمود خان صاحب نے کہا کہ دنیا بھر کے احمدیوں کیلئے اس مباہلہ نے بانی جماعت احمدیہ کے دعووں کی سچائی کی تصدیق کی۔یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو احمدی بچے دنیا بھر میں اپنے گھروں اور اپنی مساجد میں سن کر بڑے ہوتے ہیں۔

خان نے کہا ’’چاہے آپ میامی، مین، ساؤتھ ڈکوٹا یا سیٹل میں جہاں کہیں بھی کسی احمدی سے بات کریں انہیں اس واقعہ کا ضرور پتہ ہوگا اور انہیں سمجھ بھی ہوگی کہ یہ کتنی بڑی فتح تھی۔‘‘

انہوں نے مزید کہا کہ اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ ڈوئی کے انتقال پر خوش ہیں۔’’یہ قصہ اسلام پر جھوٹے الزامات کے مقابلے پر فتح ہے، اور یہ قصہ تعصب پر دعا کی فتح کا قصہ ہے۔‘‘

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

میرا پیغام یہ ہے کہ

اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں، ان کو وقت دیں، ان کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں، ان کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں

اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو، بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک وقوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں

44ویں سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

مورخہ 21، 22، 23 / اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار قادیان دارالامان میں ذیلی تنظیموں کے مرکزی سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے، جس میں مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر خصوصی نشستوں کے علاوہ علمی وورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔ کووڈ 19 کے بعد امسال کے سالانہ اجتماعات پوری صلاحیت کے ساتھ منعقد ہوئے جن میں ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور قادیان میں خوب رونق ہوئی الحمدللہ۔ اس موقع پر مجلس انصاراللہ بھارت کیلئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت جو پیغام ارسال فرمایا وہ قارئین کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اسلام آباد، یو۔کے

MA 18-10-2022

پیارے ممبران مجلس انصاراللہ بھارت   السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصاراللہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کو وقت دیں۔ ان کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ ان کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو۔ بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک وقوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بچوں کی تربیت کوئی آسان کام نہیں اور خاص طور پر اس زمانے میں جب قدم قدم پر شیطان کی پیدا کی ہوئی دلچسپیاں مختلف رنگ میں ہر روز ہمارے سامنے آ رہی ہوں تو یہ بہت مشکل کام ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جب دعائیں اور طریق بتائے ہیں تو اس لئے کہ اگر ہم چاہیں تو خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی شیطان کے حملوں سے بچا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس انقلاب کے پیدا کرنے کیلئے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے اس کا حصہ بننے کیلئے ہم نے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو استعمال کرنا ہے اور اپنی نسل میں بھی اس روح کو پھونکنا ہے۔ جو ہمارے مقاصد ہیں ان کیلئے دعائیں بھی کرنی ہیں۔ ان کی تربیت بھی کرنی ہے کہ معاشرے کے ان سب گندوں اور غلاظتوں کے باوجود ہم نے شیطان کو کامیاب نہیں ہونے دینا۔ اور دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا کے حوالے سے سورۃ الانبیاء میں اس دعا کا بھی ذکر ملتا ہے کہ رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ (الانبیاء: 90) کہ اے میرے ربّ مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب وارثوں سے بہتر ہے۔ اس دعا میں بھی جب اللہ تعالیٰ کو خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ کہا ہے تو واضح ہے کہ اولاد کی دعا صرف اس لئے نہیں کہ اولاد ہو جائے اور وارث پیدا ہو جائیں جو دنیاوی معاملات کے وارث ہوں بلکہ ایسے وارث اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں اور ظاہر ہے ایسی دعا وہی لوگ مانگ سکتے ہیں جو خود بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اگر دنیا داری میں انسان ڈوبا ہوا ہے تو نیک وارث کس طرح مانگے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔‘‘

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 109، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اولاد کیلئے دعا اور خواہش اس سوچ کے ساتھ اور اس دعا کے ساتھ ہونی چاہئے کہ ایسی اولاد ہو جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ جو ہماری یعنی ماں باپ کی اور خاندان کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ اپنے دادا پڑدادا کے نام کی عزت قائم کرنے والی ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’خدا تعالیٰ کی نصرت انہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔‘‘ فرمایا ’’ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے‘‘ اور انجام بخیر کیلئے آپ نے فرمایا کہ ’’اپنے لئے اور اپنے بیوی بچوں کیلئے مستقل دعا کرتے رہنا چاہئے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم میں سے ہر ایک اولاد کیلئے بہترین نمونہ بننے والے ہوں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی ہمیشہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے اور پھر یہ سلسلہ آگے بھی چلتا چلا جائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال ✡ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے
نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم وخوار ✡ سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگولین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ✡ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ✡ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com
RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmaed)

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "*Grizzly Wallet*"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com, Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

جب تک خلافت سے ہر احمدی چمٹا رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں

جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27 مئی 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال 27 مئی جماعت میں کس نام سے جانا جاتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ دن جماعت احمدیہ میں یوم خلافت کے نام سے جانا جاتا ہے۔

سوال ہم یوم خلافت کیوں مناتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس دن کا آغاز 27 مئی 1908ء کو ہوا تھا جب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق ہم پر فضل فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کی ترقی کیلئے جو وعدہ فرمایا تھا اسے اس دن پورا فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک عرصہ سے اپنی جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ کوئی شخص موت سے باہر نہیں۔ انبیاء بھی جب وہ اپنا کام پورا کر لیتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں بھی اٹھا لیتا ہے۔ آپؑ بار بار جماعت کو اس بات پر تیار فرما رہے تھے کہ آپ علیہ السلام کی واپسی کا وقت قریب ہے لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دیتے تھے کہ آپ علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت نے پھولنا ہے، پھلنا ہے اور پھیلنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو آپؑ سے وعدے ہیں وہ یقیناً پورے ہونے ہیں۔ جماعت کی ترقی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہونی ہے اور کوئی نہیں جو اس ترقی کو روک سکے۔

سوال خلافت کا نظام جاری رہنے کی بابت آنحضرت ﷺ کی کون سی حدیث ملتی ہے؟

جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود صحابہ میں موجود رہے گا۔ پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہو گی۔ یعنی وہ خلافت راشدہ قائم ہو گی جو مکمل طور پر نبوت کے قدموں پر چلنے والی ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے ظلم و ستم کے دور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ کن لوگوں کے لئے تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظلم و ستم کے دَور کو ختم کرنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ ان لوگوں کیلئے تھی جو خاتم الخلفاء مسیح موعود اور مہدی معہود کی بیعت میں آئیں گے اور اس کی تعلیم کے مطابق اس پر عمل کریں گے۔

سوال خلفاء راشدین کے ذکر سے ہمیں کیا بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تمام خلفاء کے ذکر میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ سب نے بڑے بے نفس ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلتے ہوئے اور قرآن کریم کو اپنا دستور العمل بناتے ہوئے اپنا عرصہ خلافت گزارا۔

سوال خلافت علی منہاج نبوت کب قائم ہو گی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ خلافت تب قائم ہو گی جب ظلم و ستم حد سے بڑھ جائے گا۔ جب یہ سب کچھ امت کے ساتھ ہو گا تو پھر اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ پھر خلافت علیٰ منہاجِ نبوت قائم ہو گی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

سوال آنحضرت ﷺ کی خاموشی کا کیا مطلب تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خامشی کا یہ مطلب تھا کہ یہ ایک لمبا عرصہ چلنے والا نظام ہے۔

سوال نظامِ خلافت یعنی دوسری قدرت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔

سوال نبیوں اور رسولوں کے متعلق خدا تعالیٰ کی دائمی سنت کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيۡ (المجادلۃ: 22)

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت لوگوں نے کس طرح کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیعت جس طرح لوگوں نے کی وہ اللہ تعالیٰ کی خالص تائید و نصرت نہیں تھی تو اَور کیا تھا۔ سوائے چند منافق طبع لوگوں کے جو ہر جماعت میں ہوتے ہیں خلافت کے فدائی اور شیدائی بڑھتے چلے گئے اور جو منافق تھے ان کی آپؓ نے اچھی طرح سرزنش کی اور ان کو ان کے مقام پر رکھا۔ ان کو سر اٹھانے کی ہمت نہیں ہوئی۔

سوال جب انہیں منافقوں نے خلیفۃ المسیح الثانی کے انتخاب کے وقت شور مچانا شروع کر دیا تو کیا نتیجہ سامنے آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: باوجود چند منافق طبع لوگوں کے ورغلانے کے، شور مچانے کے لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیعت کر لی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ کس طرح تیزی سے جماعت ترقی کرتی چلی گئی۔ دنیا میں مشن ہاؤس کھلے، مساجد بنیں، لٹریچر کی اشاعت ہوئی۔ وہ کام جن کے کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے آگے بڑھتے رہے۔

سوال خلافت ثالثہ میں معاندین احمدیت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ نے باوجود حکومتِ وقت کے بہت سخت حملے کے جماعت کو ترقیات سے نوازا۔ کشکول جماعت کے ہاتھ میں پکڑانے والے خود بُری حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے۔

سوال خلافت رابعہ میں معاندین احمدیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافتِ رابعہ میں ترقیات کا ایک اَور باب کھلا۔ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت کے نئے نظارے ہم نے دیکھے۔ اشاعتِ اسلام کے نئے نئے رستے کھلے۔ خلیفۂ وقت کے ہاتھ کاٹنے کا سوچنے والوں کے اپنے ہاتھ کٹ گئے اور فضا میں ان کے جسم بکھر گئے لیکن جماعت کی ترقی کے قدم نہیں رکے۔ تبلیغ کے میدان میں وسعت پیدا ہوئی۔ ایم. ٹی. اے کا آغاز ہوا جس سے ہر گھر میں جماعت کا پیغام پہنچنا شروع ہوا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا تکمیل کی طرف بڑھنا ہے اور یہی چیز ہے اگر کوئی سمجھے تو۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا پورا ہونا نہیں تو اَور کیا تھا۔

سوال خلافت خامسہ میں ایم. ٹی. اے کے ذریعے کیا کیا تائیدات و نصرت کے نظارے دکھنے کو ملے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خلافتِ خامسہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تائیدات و نصرت کے نظارے دکھائے۔ ایم. ٹی. اے میں ہی اسلام کا پیغام پہنچانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کیلئے نئے نئے راستے کھلنے کا انتظام ہوا۔ ایک کے بجائے ایم. ٹی. اے کے سات آٹھ چینل مختلف زبانوں میں جاری ہوئے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں مختلف پروگراموں کے ترجمے ہونے شروع ہو گئے۔ دنیا کے ہر کونے تک جہاں پہلے ایم. ٹی. اے نہیں جا رہا تھا وہاں بھی ایم. ٹی. اے پہنچ گیا اور وہاں کی اپنی زبان میں ان لوگوں، ان ملکوں اور ان علاقوں کے رہنے والوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچنے لگ گیا جس سے لاکھوں سعید روحوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔

سوال حضور انور نے عمل صالح کی کیا تعریف فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عملِ صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔

سوال ایک احمدی کب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب تک خلافت سے ہر احمدی چمٹا رہے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتا رہے گا۔

......☆......☆......☆......

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

جو شخص تقویٰ پر قائم ہو جائے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ اس قدر فکر کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں، عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 مئی 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقی تقویٰ کی بابت کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا وَّیُکَفِّرۡ عَنۡکُمۡ سَیِّاٰتِکُمۡ (انفال: 30)۔ وَیَجۡعَلۡ لَّکُمۡ نُوۡرًا تَمۡشُوۡنَ بِهٖ (الحدید: 29) یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اِتّقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قُویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا۔ تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔

سوال حضرت مسیح موعود تقویٰ کی کیا تعریف فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔ عُجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔

سوال جماعت احمدیہ کی فتح کس طرح ہو گی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کی فتح اور اس کا غلبہ دنیاوی ہتھیاروں کے ذریعہ سے نہیں ہونا بلکہ یہ نیکیاں اور تقویٰ ہے جو ہماری کامیابی کے ضامن ہیں۔ ورنہ دنیاوی لحاظ سے تو نہ ہمارے پاس طاقت ہے اور نہ وسائل ہیں۔

سوال کب ایک احمدی متقی کہلا سکتا ہے؟ حضور انور نے

اس بارے میں جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدی کو چاہئے کہ اپنے اندر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق خاص تبدیلی پیدا کرے۔ اپنے تقویٰ کے معیاروں کو اونچا کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر ہم نے جو یہ عہد کیا ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں گے، اس کی عبادت بجالائیں گے، اس کے حکموں پر عمل کریں گے، دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، مخلوق کے حقوق ادا کریں گے، اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھائیں گے، کسی کا حق نہیں ماریں گے، تکبر نہیں کریں گے، بیوی خاوند اور خاوند بیوی کے حقوق ادا کرے گا اور صرف اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ حقوق ادا کرو تو تبھی ہم متقی کہلا سکتے ہیں۔ جب یہ سارے حقوق ادا کریں گے تو ہی متقی کہلاسکیں گے۔

سوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سب سے زیادہ معزز ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ یعنی اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

سوال انبیا کو کن لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انبیاء کو دنیا داروں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سوال جب دنیا دار انبیا کے پیغام کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا ہے اور دنیا میں کامیاب کر کے چھوڑتا ہے اور نہ ماننے والوں کو سزا کے طور پر مختلف شکلوں میں عذاب دیتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ متقی کو کہاں کہاں سے رزق مہیا فرماتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بعض دفعہ متقی شخص کیلئے ایسے ذرائع سے رقم کا انتظام کر دیتا ہے جو اس کے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ مَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ یعنی متقی کو اللہ تعالیٰ وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسکو خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کیلئے کافی ہے۔

سوال معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے نجات کس طرح مل سکتی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہ نجات تقویٰ ہی ہے۔

سوال انسان دنیا میں سکھ و آرام کی زندگی کب گزار سکتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: انسان کی بڑی سے بڑی خواہش دنیا میں یہی ہے کہ اس کو سُکھ اور آرام ملے۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ مقرر کی ہے جو تقویٰ کی راہ کہلاتی ہے۔ اور دوسرے لفظوں میں اس کو قرآن کریم کی راہ کہتے ہیں۔ اور اس کا نام صراط مستقیم ہے۔

سوال حقیقی تقویٰ کے حصول کے لئے کس عملی قدم کی طرف حضور انور نے توجہ دلائی؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: صرف دعویٰ ہی کافی نہیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور اس کا تقویٰ اختیار کرتا ہوں۔ بلکہ اگر اپنے ہر عمل سے یہ ثابت کرو گے کہ اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف خدا کا خوف ہے، اگر مجھے کوئی خوف ہے تو صرف یہ کہ میرا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے، مَیں کوئی ایسا کام نہ کروں جو اس کی ناراضگی کا باعث بنے۔ دنیا کی ہر چیز سے زیادہ مجھے خدا محبوب ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ کبھی اس کا اظہار ہو گیا اور کبھی نہ، بلکہ اب یہ تمہاری زندگیوں کا حصہ بن جانا چاہئے۔ کوئی دنیاوی لالچ اور کوئی رشتہ تمہیں خدا تعالیٰ سے زیادہ محبوب نہ ہو، تو پھر کہا جا سکتا ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔

سوال ایک حقیقی متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیسا سلوک کرتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جب خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے گا تو یاد رکھو کہ وہ انسانوں کی طرح پیار نہیں کرتا کہ کبھی دوستی نبھائی اور کبھی نہ نبھائی او رکبھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ جو شخص تقویٰ پر قائم ہو جائے تو ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ اس قدر فکر کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔

سوال کفار جو بظاہر اپنی عیش و عشرت میں منہمک اور خوش نظر آتے ہیں ان کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ وہ دنیا کی آنکھ میں بلکہ ذلیل دنیا داروں اور ظاہر پرستوں کی آنکھ میں خوش معلوم دیتے ہیں مگر درحقیقت وہ ایک جلن اور دکھ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تم نے ان کی صورت کو دیکھا ہے مگر مَیں ایسے لوگوں کے قلب پر نگاہ رکھتا ہوں۔ وہ ایک سَعیر اور سلاسل و اَغلال میں جکڑے ہوئے ہیں۔

سوال جماعت کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احباب جماعت کو کیا خوشخبری دی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کون سا شخص پیارا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ہر وہ شخص مجھے پیارا ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے۔

......☆......☆......☆......

بقیہ رپورٹ دورہ حضور انور از صفحہ 15

خان نے کہا کہ عالمی احمدیہ جماعت کے موجودہ رہنما اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نئی مسجد کا افتتاح کرنے کیلئے زائن تشریف لائے ہیں۔

زائن کی احمدیہ کمیونٹی کو اپنی خواتین کی حمایت حاصل ہے جنہوں نے قائدانہ کردار سنبھالے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ افریقی امریکیوں کی بھی بڑی تعداد اس جماعت میں شامل ہے۔ زائن جماعت میں تقریبا نصف جماعت افریقی امریکن ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت کی خواتین کی صدر ضیاء طاہرہ بکر صاحبہ نے کہا کہ احمدی خواتین نے نئی مسجد کیلئے کل فنڈز کا تقریبا نصف حصہ دیا ہے۔ بکر جو افریقی امریکی ہیں نے تقریباً چالیس سال قبل اسلام احمدیت قبول کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ثقافت اور زبان کی رکاوٹوں پر قابو پانا مشکل نہیں ہے کیونکہ ان کے عقیدے نے تمام ثقافتوں کے احمدیوں کو ایک دوسرے سے محبت میں باندھ رکھا ہے۔ بکر نے کہا کہ میں نے جوانی میں چائے نہیں پی تھی اور نہ ہی مصالحہ دار کھانا کھایا تھا لیکن مجھے اب پسند ہے۔ جب آپ ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں تو آپ یہ سب بھول جاتے ہیں کیونکہ آپ دل سے جڑے ہوتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مباہلہ اور ڈوئی کی موت نے احمدی مسلمانوں کیلئے زائن شہر میں خدمت کرنے کے راستے کھول دیے ہیں۔ ہم دروازہ کھٹکھٹاتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ انہیں ہم مسلمانوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بکر نے کہا ”یہ ضروری ہے کہ ہم یہ کام اپنے بچوں کیلئے کریں تا کہ ہم ان تمام غلط فہمیوں کو دور کر سکیں۔“

احمدی اپنے مینار کی تعمیر میں آگے بڑھ رہے ہیں جو انہیں امید ہے کہ اگلے سال مکمل ہو جائے گا۔ مینار اسلام کی عالمی علامت ہے۔ مینار کی تعمیر ڈوئی کے عیسائی یوٹوپیا کے وژن (Vision) کے بالکل برعکس ہوگی۔ جلد ہی زمین سے 70 فٹ بلند مسجد کا مینار ڈوئی کے ہی شہر کا سب سے اونچا مینار ہوگا۔

امریکن نیوز ایجنسی (Associated Press) کا یہ آرٹیکل امریکہ کے 200 اخبارات پرنٹ میڈیا میں اور 176 آن لائن اخبارات میں شائع ہوا ہے علاوہ ازیں کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی کوریج بہت وسیع پیمانے پر ہوئی۔

کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9 بڑے اخبارات اور 6 آن لائن publications اور ایک ریڈیو اسٹیشن کے ذریعہ دورہ زائن کی کوریج ہوئی اور کینیڈا میں 8 لاکھ 57 ہزار لوگوں تک یہ پیغام پہنچا۔

امریکہ کینیڈا کے علاوہ یو کے، یونان، سیرالیون، تائیوان، انڈیا، ہانگ کانگ، پیرو، فلپائن، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ اور ویتنام کے آن لائن اخبارات نے بھی کوریج دی ہے۔

امریکن نیوز ایجنسی (Associated Press) جس کے ذریعہ زائن مسجد کے افتتاح کی خبر ساری دنیا میں پہنچی ہے اس کا تعارف درج ذیل ہے۔

یہ دنیا کی سب سے بڑی نیوز ایجنسی ہے۔ یہ اب تک جرنلزم کی دنیا کا سب سے ہائی ایوارڈ Pulitzer Prize 56 مرتبہ جیت چکے ہیں۔ یہ نیوز ایجنسی گزشتہ 172 سال سے قائم ہے۔ اور دنیا کے سو سے زائد ممالک میں 203 لوکیشن پر ان کے 378 نیوز روم ہیں۔ 3300 کی تعداد میں ان کے ملازمین ہیں۔ یہ سالانہ 510 ملین ڈالرز Revenue جنریٹ کرتے ہیں۔ Religion News Service کے صحافی نے بروز ہفتہ یکم اکتوبر کی شام حضور انور کا انٹرویو لیا تھا۔ اس کے بعد اس نے انٹرویو درج ذیل ہیڈنگ کے ساتھ شائع کیا۔

Ahmadi Muslims inaugurate new mosque on site of historic "Prayer Duel"

یعنی کہ احمدی مسلمانوں نے تاریخی مباہلہ کے مقام پر نئی مسجد کا افتتاح کیا۔

Religion News Services کے قارئین کی تعداد ماہانہ 22 لاکھ ہے۔

اخبار نے لکھا: دو آدمیوں نے جو خدا کی طرف سے نبی ہونے کا دعوی کرتے تھے خدا سے اپنے دعووں کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے دعا کی۔ ایک الیگزینڈر ڈوئی تھا عیسائی پادری جس نے الینوئے (Illinois) میں زائن شہر کی بنیاد رکھی۔ اسکے مقابل پر جو چیلنج دینے والے تھے وہ مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ چیلنج یہ تھا کہ جو پہلے مرے گا وہ ہارے گا۔ چنانچہ ڈوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس حال میں مرا کہ اسکی فیملی نے بھی اس کو چھوڑ دیا تھا اور اس طرح اس چیلنج میں اس کی شکست ہوئی۔

حضرت مرزا مسرور احمد جو جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں نے فرمایا کہ اس مسجد کے نام پر جو فتح کا اشارہ ہے یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا کا حقیقی اور سچا آدمی کون ہے اور یہ کہ ہمیں تمام مذاہب کا احترام کرنا چاہیے۔

لجنہ اماء اللہ خواتین کے گروپ نے مسجد کی تعمیر میں سب سے زیادہ حصہ ڈالا۔

زائن ٹاؤن شپ سپر وائزر Cheri Neal کے مطابق ایک وقت تھا جب زائن کے کچھ باشندوں کو خدشہ تھا کہ احمدی مسلمان اس مباہلہ کی وجہ سے شہر پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ کہتی ہیں کہ ان دنوں مباہلہ کا واقعہ زائن میں معروف نہیں ہے لیکن احمدیہ مسلم جماعت معروف و مشہور ہے۔ کہتی ہیں ”اگر آپ ان کے دلوں کو جانتے ہیں تو آپ جانتے ہیں کہ یہ قبضہ کرنے کی کوشش نہیں ہے بلکہ یہ انکی یہاں کے لوگوں کی خدمت کرنیکی کوشش ہے۔“ (باقی آئندہ) ☆......☆

Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10721: مَیں مدثر احمد ولد مکرم شیر محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1/جون 1994ء پیدائشی احمدی، ساکن صالح نگر ضلع آگرہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان العبد: مدثر احمد گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 10722: مَیں منیسہ بنت مکرم اسماعیل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 19/جولائی 1999ء پیدائشی احمدی ساکن مئی بزرگ ڈاکخانہ دولہارا ضلع آگرہ صوبہ یو.پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: منیسہ گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 10723: مَیں انوری زوجہ مکرم شیر محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1/جنوری 1969ء پیدائشی احمدی، ساکن صالح نگر ڈاکخانہ برور ضلع آگرہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/5000 روپئے، زیور طلائی: ایک انگوٹھی، ایک جوڑی چوڑی، ایک جوڑی کان کی جھمکی، ایک جوڑی کان کی بالی (کل وزن 26 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: ایک جوڑی پایل 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد بشارت خان الامۃ: انوری گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 10724: مَیں نرگس بانو بنت مکرم اکبر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان تاریخ پیدائش 26/مارچ 1999ء پیدائشی احمدی ساکن سجان ڈاکخانہ اللہ پور ضلع ہاتھرس صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رفیق احمد بیگ الامۃ: نرگس بانو گواہ: ابرار احمد

مسل نمبر 10725: مَیں ناظرین بیگم زوجہ مکرم منصار خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 18/جون 1990ء پیدائشی احمدی ساکن سوجیا ضلع ہاتھرس صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اکتوبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/30,000 روپئے، زیور طلائی: ایک جوڑی جھمکی، ایک جوڑی ٹاپس، ایک جوڑی بالی، ایک ناک کی لونگ (کل وزن 1 تولہ 8 گرام، تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 250 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصار خان الامۃ: ناظرین بیگم گواہ: محمد بشارت خان

مسل نمبر 10726: مَیں اشتیاق خان ولد مکرم حبیب اللہ خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار تاریخ پیدائش 22/جون 1966ء پیدائشی احمدی ساکن ہاؤس نمبر RZ-2077/27 تغلق آباد اکسٹنشن (نئی دہلی) بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک بیس منٹ 180sqyrd بمقام تغلق آباد اکسٹنشن، رہائشی مکان 150 مربہ گز واقع تغلق آباد اکسٹنشن۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ارادت احمد الامۃ: اشتیاق خان گواہ: افراہیم علی

مسل نمبر 10727: مَیں نونیت خان ولد مکرم جوگیا خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12/فروری 1994ء تاریخ بیعت 2000ء موجودہ پتا: وکاس نگر (دہلی) مستقل پتا: گاؤں لون ڈاکخانہ نروانا ضلع جیند صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10/اپریل 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد خالد العبد: نونیت خان گواہ: شیخ فاتح الدین

مسل نمبر 10728: مَیں فرزانہ سلطانہ زوجہ مکرم مومن عبد السلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1/جون 1995ء پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ گاندھی دھام ضلع کچھ صوبہ گجرات، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 9 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی 35 تولہ، حق مہر -/60,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد السلام مومن الامۃ: فرزانہ سلطانہ گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 10729: مَیں شاہدہ تنویر زوجہ مکرم شکیل خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 2/اگست 1972ء پیدائشی احمدی، ساکن 13 وارڈ لین، نارتھ فرینکلن، امریکہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/نومبر 2020 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 4 کنال بمقام کاہلواں میرے اور میرے شوہر کے ذریعہ خریدی گئی، مکان بمقام ننگل (قادیان) شوہر کے ساتھ مشترکہ قیمت ستر لاکھ روپئے، مکان بمقام امریکہ (بصورت رہن) شوہر کہ ساتھ مشترکہ، زیور طلائی 15 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر -/85,000 انڈین روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت (سال میں 10 ماہ) ماہوار 2400 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔
گواہ: محمد رضی الامۃ: شاہدہ تنویر گواہ: میاں ظفر.اے.رزاق

مسل نمبر 10730: مَیں شبیر احمد بٹ ولد مکرم غلام حسن بٹ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سن پیدائش 1982ء پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: گوگاں ڈاکخانہ سدانہ ضلع جالندھر صوبہ پنجاب، مستقل پتا: ناصر آباد تحصیل کلگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اگست 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/8933 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: انور دین العبد: شبیر احمد بٹ گواہ: عبد القیوم

مسل نمبر 10731: مَیں نبیلہ ایم بنت مکرم محمد رفیع.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم تاریخ پیدائش 18/جولائی 2001 پیدائشی احمدیہ ساکن 11/13 پائی اینڈ پائی نگر (کونیا ماتھور) کوئمبٹور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی نیکلس، چین، پنڈنٹ۔ ڈروپس (کل وزن 36.85 گرام 22 کیریٹ) ایک ہونڈا اکٹیوا (2010 موڈل) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: الطاف.ایم الامۃ: نبیلہ.ایم گواہ: محمد رفیع.اے

مسل نمبر 10732: مَیں واحد احمد ولد مکرم کرامت احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 24/اپریل 1992 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دار الفضل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/9286 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد القیوم وگے العبد: واحد احمد گواہ: طاہر احمد بیگ

مسل نمبر 10733: مَیں ریحانہ زوجہ مکرم واحد احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 13/جولائی 1992 پیدائشی احمدی، ساکن محلہ باب الامن ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: سیٹ 1.2 تولہ، کان کے جھمکے 3 گرام، دو انگوٹھیاں 5 گرام، (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: دو جوڑی پائل 10 تولہ، حق مہر -/40,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/450 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: عبد القیوم وگے الامۃ: ریحانہ واحد گواہ: طاہر احمد بیگ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ
علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں
(خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ
ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے
جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں
(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30/ستمبر 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 27 Oct - 3 Nov 2022 Issue. 43 - 44

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں، ابوبکر دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

مکرم عبدالباسط صاحب (امیر جماعت انڈونیشیا) مکرمہ زینب رمضان سیف صاحبہ (تنزانیہ) مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ (قادیان) مکرمہ میلے انیسا اپیسائی صاحبہ (کریباس) کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28/اکتوبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بدری صحابہ کے ذکر میں حضرت ابوبکرؓ کے مناقب کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مقام کے متعلق بعض روایات ہیں۔ حضور اکرم ﷺ آپؓ کے گھر روزانہ ایک دو مرتبہ تشریف لے جاتے۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر اس امّت میں سب سے افضل ہے سوائے اسکے کہ کوئی نبی ہو۔ انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری امّت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں۔ آپؐ نے اپنی آخری بیماری میں فرمایا کہ لوگوں میں سے کوئی نہیں جو بلحاظ اپنی جان اور مال مجھ پر ابوبکر سے بڑھ کر نیک سلوک کرنے والا ہو۔ فرمایا: ابوبکر دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔ آنحضور ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو جنت کی بشارت بھی دی تھی۔ ایک مرتبہ آپؐ حضرت ابوبکر، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ ہلنے لگا آپؐ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا۔ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ دس اشخاص جنہیں حضور ﷺ نے جنّت کی بشارت دی حضرت ابوبکرؓ اُن میں سرِ فہرست ہیں۔ ان صحابہ کو اصطلاح میں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے ابوبکر! میری امّت میں سے سب سے پہلے تم جنّت میں داخل ہو گے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مجلس میں جنت اور اس کی نعماء کا تذکرہ فرمایا۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ دعا کیجیے کہ مَیں بھی جنّت میں آپؐ کے ساتھ ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَیں امید اور دعا کرتا ہوں کہ تم میرے ساتھ ہو۔ وہاں موجود بعض صحابہ میں سے ایک اور نے کہا کہ حضورؐ میرے لیے بھی دعا کریں کہ مجھے بھی آپؐ کا ساتھ نصیب ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تجھ پر بھی رحم فرمائے لیکن جس نے پہلے کہا تھا اب تو وہ دعا لے گیا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے ذکر فرمایا کہ فلاں نیکی کرنے والا جنت کے فلاں دروازے سے داخل ہوگا اور فلاں نیکی کرنے والا فلاں فلاں دروازے سے داخل ہوگا۔ آپؐ نے مختلف نیک اعمال کا ذکر کر کے فرمایا کہ جنت کے سات دروازوں سے مختلف نیکیوں پر زور دینے والے داخل ہوں گے۔ اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! جو شخص سب نیکیوں پر ہی زور دے تو اسکے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا اور مجھے امید ہے کہ اے ابوبکر! تُو ان ہی میں سے ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ذکر آئندہ بھی چلے گا پھر فرمایا کہ اس وقت مَیں بعض مرحومین کا ذکر کروں گا۔

مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا جو 8/اکتوبر کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مولوی عبدالواحد سماٹری صاحب کے بیٹے تھے۔ ایف اے کرنے کے بعد اکیس سال کی عمر میں 1972ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1981ء کے آغاز میں شاہد کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد واپس اپنے ملک تشریف لے گئے۔ 1987ء میں تھائی لینڈ میں مبلغ کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ تھائی لینڈ میں خدمت سرانجام دینے کے بعد واپس انڈونیشیا آ گئے اور تادمِ آخر انڈونیشیا میں سرگرمِ عمل رہے۔ ایک لمبا عرصہ بطور امیر جماعت انڈونیشیا خدمت کی توفیق ملی۔ آپکا عرصہ خدمت چالیس سال بنتا ہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

آپ کی اہلیہ کہتی ہیں کہ مرحوم سلسلے کا بہت درد رکھتے اور جماعت کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔ مرحوم کے بھتیجے طاہر صاحب کہتے ہیں کہ امیر صاحب مرکز سے آنے والی ہر ہدایت پر عمل کرتے ایک مرتبہ فیملی سے ملاقات کیلئے آپ کا ملائیشیا جانے کا ارادہ تھا اور ہوائی جہاز کا ٹکٹ بھی خرید لیا تھا۔ تقریباً ایک ہفتے بعد مَیں دوبارہ مرحوم سے ملا اور پوچھا کہ آپ ملائیشیا کیوں نہیں گئے۔ اس پر آپ نے بتایا کہ مرکز سے جو خط آیا ہے اس میں ملائیشیا جانے کی اجازت نہیں ملی اس وجہ سے مَیں نہیں گیا۔ آپ نے اس حد تک مرکز کی ہدایت کی پیروی کی اور ایئر ٹکٹ کی بھی پرواہ نہیں کی۔ ایک عہدے دار کہتے ہیں کہ امیر صاحب بڑے پیار سے ہمیں کام سکھاتے تھے۔ آپ سادگی کو ترجیح دیتے۔ مربیان کا بڑا احترام کرتے، باوقار مگر عاجزی سے کام لینے والے تھے۔ جماعتی نظام اور خلافت کا بڑا احترام کرتے۔ جماعتی اموال کا بہت خیال رکھتے۔ آپ جماعت انڈونیشیا کیلئے بطور روحانی باپ تھے۔ سزا دیتے تو بھی اصلاح کا پہلو پیشِ نظر رہتا۔ گزشتہ ایک سال سے بیمار تھے لیکن بیماری کے ایام میں بھی اپنے فرائض میں کوتاہی نہیں ہونے دی۔

مکرم محمود وردی صاحب انڈونیشین ڈیسک یو کے کہتے ہیں کہ آپ کی شخصیت کا نمایاں ترین پہلو آپ کا تبحرِ علمی تھا۔ ہر آن حصولِ علم کیلئے کوشاں رہتے۔ ہر موضوع پر سیر حاصل گفتگو کا ملکہ رکھتے تھے۔ جماعتی علوم کے علاوہ معلوماتِ عامہ اور حالاتِ حاضرہ پر بھی گرفت تھی۔ تقریر مختصر مگر جامع ہوا کرتی۔ ہر طبقے کے لوگ آپ کی گفتگو سمجھ سکتے تھے۔

مکرم فضل عمر فاروق صاحب استاد جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کہتے ہیں کہ مَیں بطور طفل بھی امیر صاحب کے قریب رہا۔ جب جماعت انڈونیشیا پر مصائب کا دَور تھا تو آپ محنت، صبر اور تحمل سے جماعت انڈونیشیا کی راہ نمائی کرتے۔ ہمیشہ مسکراتے رہتے۔ انتہائی رقت کے ساتھ دعا کرتے۔ واقفین اور مربیان کا بہت خیال رکھتے۔ جب کوئی مبلغ میدانِ عمل میں جانے لگتا تو آپ اسے اپنی طرف سے کوئی نہ کوئی تحفہ ضرور دیتے۔

مکرم سیف اللہ مبارک صاحب استاد جامعہ احمدیہ انڈونیشیا کہتے ہیں کہ امیر صاحب واقفین زندگی کیلئے ایک اعلیٰ نمونہ تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی اور اخلاق سے بات کرتے۔ جس مجلس میں بھی جاتے وہاں آپکی آمد سے رونق ہو جاتی۔ جب مَیں جامعہ میں پڑھتا تھا تب مغرب کے بعد ہمارے ساتھ بیٹھ جاتے اور ہلکی پھلکی گفتگو فرماتے۔

نورالدین صاحب مبلغ سلسلہ کہتے ہیں کہ محترم امیر صاحب مرحوم نے 2018ء میں ہماری مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تو اس وقت ہمارے پاس محض چھ کروڑ کی رقم تھی جبکہ مسجد کی تعمیر کیلئے تقریباً ڈیڑھ ارب کی ضرورت تھی۔ مرحوم نے ہدایت دی کہ اسی رقم یعنی چھ کروڑ سے ہی تعمیر شروع کر دیں اور پھر ہم اللہ تعالیٰ کی تائید کا نظارہ دیکھیں گے۔ آپ نے اپنی جیب سے کچھ رقم نکال کر مسجد کی تعمیر کیلئے دی اور پھر احبابِ جماعت نے بھی بڑھ چڑھ کر بہترین قربانیاں پیش کرنا شروع کر دیں۔ دو سال میں مسجد کی اسّی فیصد تعمیر مکمل ہوگئی پھر کورونا وائرس کی وجہ سے لوگوں کی آمد کم ہوگئی اور مسجد کی تعمیر رُک گئی۔ ہم امیر صاحب کے پاس گئے اور بتایا کہ مسجد کی تعمیر رُک گئی ہے اور تقریباً پندرہ کروڑ کی ضرورت ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ مرکز ہماری مدد کرے گا لیکن امیر صاحب نے کہا کہ مرکز مدد نہیں کرے گا اور آپ لوگ بغیر کسی سے مانگے یہ رقم پوری کر سکتے ہیں۔ آپ کے دریافت کرنے پر مَیں نے بتایا کہ ہماری جماعت میں کُل 160/احمدی ہیں۔ یہ سن کر آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ہر ایک سے کہیں کہ دس ملین کی رقم فراہم کرے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں ہمارا خیال تھا کہ یہ کیسے ہو سکے گا لیکن جب آپکی نصیحت پر عمل شروع کیا تو احبابِ جماعت کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی جذبہ ڈال دیا اور خود امیر صاحب نے بھی بہت بڑی رقم فراہم کی چنانچہ تین سال کے عرصے میں یہ مسجد مکمل ہوگئی۔

ایک سابق وزیر جو احمدی نہیں انہوں نے مرحوم کو ایک قومی شخصیت قرار دیا۔ انڈونیشیا میں تیونس کے سفیر نے کہا کہ مَیں نے امیر صاحب سے آنحضور ﷺ اور اہلِ بیت کی محبت سیکھی۔ مکرم ارشاد ملہی صاحب مبلغ امریکہ کہتے ہیں کہ مَیں عبدالباسط صاحب کا کلاس فیلو اور روم میٹ رہا ہوں۔ آپ بیڈمنٹن کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ زمانۂ طالبِ علمی میں ہی مرحوم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بڑے قریب تھے اسی طرح ہر خلافت کے دَور میں آپ نے بڑے عمدہ اخلاص کا نمونہ دکھایا۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور آپ جیسے خدام خلافت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔ خدا تعالیٰ جانے والوں کی کمی بھی پوری فرماتا رہے۔ تمام مبلغین بالخصوص انڈونیشیا کے مبلغین کو ان کا نمونہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔

مکرمہ زینب رمضان سیف صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف عثمان کامبالایہ صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ گزشتہ دنوں ستّر سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک، مہمان نواز، ہمسایوں سے حسنِ سلوک کرنے والی، صابرہ و شاکرہ خاتون تھیں۔ مرحومہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔

مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالقدیر صاحب درویش قادیان کی گزشتہ ماہ وفات ہوئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز بڑی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ غربت کے باوجود بڑی سخاوت کرنے والی تھیں۔

مکرمہ میلے انیسا اپیسا صاحبہ گزشتہ دنوں 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کیریباس کی پہلی احمدی مسلمان اور پہلی احمدی خاتون تھیں۔ کسی طرح قرآن کریم کے ترجمے کا ایک نسخہ یہاں پہنچ گیا تھا جسے پڑھ کر آپ از خود ایمان لے آئیں اور پردہ بھی شروع کر دیا۔ یوں جب پہلے احمدی مبلغ یہاں پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ایک سلطانِ نصیر پہلے ہی تیار کر رکھا تھا۔ مرحومہ بڑی نیک، بہادر اور غیر تمند، بارعب احمدی تھیں۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور نے تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب ادا کی۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad